REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۶   شمارہ ۲۵

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian
PIN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ ر احسان (جون) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۱ ر جون ۷۷ء کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰ ر جون ۷۷ء کو نمازِ جمعہ پڑھائی۔ الحمد للہ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۰ ر احسان (جون) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۵ ر رجب ۱۳۹۷ ھ   ۲۳ ر احسان ۱۳۵۶ ہش   ۲۳ ر جون ۱۹۷۷ء

ملکۂ برطانیہ کی سلور جوبلی کی تقریب پر

مبلغِ اسلام امام مسجد فضل لندن کی طرف سے مراسلۂ مبارکباد اور قرآن کریم کا تحفہ

اسی ماہ برطانیہ میں ملکہ الزبتھ کی سلور جوبلی کی تقریب منائی گئی۔ اہلِ برطانیہ کی اس قومی خوشی کے موقعہ پر امام مسجد فضل لندن جناب بشیر احمد صاحب رفیق نے ہر میجسٹی ملکہ برطانیہ کی خدمت میں ایک مختصر مگر جامع مراسلہ کے ذریعہ انگلستان میں مقیم جملہ افرادِ جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے قرآن کریم (ترجمہ انگریزی) کا ایک نسخہ بطور تحفہ بھی پیش کیا۔ ہر میجسٹی ملکہ برطانیہ نے خوشی سے اس تحفہ کو قبول کیا اور بذریعہ چٹھی امام صاحب موصوف کو اس کی اطلاع ہوئی ——— ذیل میں محترم امام صاحب موصوف کے اس مراسلہ اور ہر میجسٹی ملکہ برطانیہ کے پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے جواب کا اردو ترجمہ افادۂ احباب کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ یہ دونوں مراسلے دلچسپی سے پڑھے جائیں گے ——— (ایڈیٹر)

مسجد لندن
بتاریخ ۲۹ ر اپریل ۱۹۷۷ء

اللہ تعالیٰ اس تحفہ کو قیصرۂ معظمہ کی خوشنودی کا موجب بنائے۔

اپنے ناچیز فرض کی بجا آوری کے سلسلہ میں عرض خدمت ہے کہ خاکسار ساؤتھ فیلڈ ایس۔ ڈبلیو ۱۸ میں واقع مسجد لندن کا امام اور ملک برطانیہ میں تحریکِ احمدیت کا نمائندہ ہے۔ جس کی بنیاد ملکِ ہند کے مقام قادیان کے مکین حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے ۱۸۸۹ء میں رکھی تھی۔

حضرت احمد (علیہ السلام) نے دعویٰ فرمایا تھا کہ آپ ہی وہ موعود مصلح ہیں جن کا تقریباً تمام بڑے مذاہب کے پیرو کاروں کو انتظار ہے۔ مسلمانوں اور مسیحیوں کے سامنے آپ نے یہ بات پیش کی کہ بنی نوع انسان کی روحانی اور اخلاقی ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور مسیح موعود مبعوث کیا ہے۔ آپ نے اسلامی تعلیمات و اقدار کی تشریح بیان کی تاکہ ان پر عمل پیرا ہو کر انسان حصولِ قربِ الٰہی کے لئے اپنے خالق کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر سکیں اور سنجیدگی کے ساتھ اس کی رضا جوئی کریں ———!!

حضرت احمد (علیہ السلام) نے اسلام کے ذریعہ جو ایک زندہ مذہب ہے، حیّ و قیّوم باری تعالیٰ پر ایمان کی دعوت دی۔ آپ کے ذریعہ قائم شدہ جماعتِ احمدیہ کی شاخیں اکنافِ عالم میں موجود ہیں جن سے وابستہ افراد کی تعداد ایک کروڑ سے زیادہ ہے۔ قیامِ احمدیت کی غرض و غایت یہ ہے کہ نوعِ انسانی کی جسمانی، دماغی اور روحانی مفاد کو نشو و نما دیتے ہوئے اس کی خدمت سرانجام دے۔ اور اس کے ارکان اپنے طوعی چندوں کے ذریعہ دنیا بھر میں شفاخانے، مدارس، کالج، مساجد اور مذہبی مراکز قائم کر کے اس مقصد کی تکمیل کرتے ہیں۔

برطانیہ میں مسجد لندن اس تحریک کا مرکز ہے۔ اور اس تحریک سے وابستہ افراد کو جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں آپ (ملکہ معظمہ) کے وفادار اور امن پسند رعایا ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اور ملکہ معظمہ کی رعایا کے دیگر حلقوں کی طرح افرادِ جماعت احمدیہ ملکہ معظمہ کی سلور جوبلی کی مبارک تقریب پر اپنی وفاداری اور محبت کا اظہار انکسار کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔ احمدیوں کی خواہش کے مطابق ملکہ معظمہ کے حضور خاکسار اسلام کے مقدس صحیفہ قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کی ایک جلد پیش کرنے کی سعادت پا رہا ہے۔

قرآن مجید اس لفظی وحی پر مشتمل ہے۔ جو ۶۱۰ تا ۶۳۲ عیسوی تقریباً بائیس سالوں میں اللہ تعالیٰ نے پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ اس بارے میں ہر طرح کی ضمانت موجود ہے کہ نصرتِ خداوندی سے اتنی صدیوں سے اس کا متن محفوظ ہے۔ تمام نوعِ انسانی کیلئے جو ہر پہلو سے اپنی حیات کو باقاعدہ بنانا چاہتی ہو، قرآن مجید میں اس کے لئے ہدایت موجود ہے۔

آپ قیصرۂ معظمہ کی خدمت میں جس جلد کے پیش کرنے کا فخر خاکسار حاصل کر رہا ہے اس کا انگریزی ترجمہ سر محمد ظفر اللہ خاں کے سی۔ ایس۔ آئی نے کیا ہے۔ اس پاک صحیفہ کا عربی متن اور انگریزی ترجمہ دو متوازی کالموں میں درج کئے گئے ہیں۔ ترجمہ معنوی لحاظ سے متن کے عین مطابق ہے۔ لیکن جہاں یہ امر ناگزیر ہو گیا تو وہاں اس کا وہ مفہوم پیش کیا گیا ہے جس کا متحمل اس کے الفاظ ہیں۔ اور جو متن کی زبان سے اور زیر تذکرہ واقعات کے سیاق و سباق سے واقف قاری پر تو عیاں ہے لیکن اس واقفیت سے عاری شخص کی نظر سے اوجھل ہیں۔ ترجمہ میں عربی محاورہ کو برقرار رکھا گیا ہے۔ ماسوا ایسے مقامات کے جہاں ایسے التزام کے باعث معنی کی ادائیگی اور اس کا سمجھ پانا متعذر ہو جاتا ہو۔ ترجمہ کے پیراگرافوں کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ متن کے مضمون کے تسلسل کو قائم رکھا ہے۔

ہم صمیمِ قلب سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کے دورِ حکومت کو کامیابی و کامرانی سے سرفراز فرمائے۔ اور ایک مدتِ مدید تک اپنے عنانِ حکومت کو اس کی برکات سمیت سنبھالنے کی توفیق پائیں۔

آں محترمہ ملکہ معظمہ کے لئے یہ امر باعثِ دلچسپی ہوگا کہ محترمہ قیصرۂ معظمہ ملکہ وکٹوریہ کی خدمتِ عالیہ میں ان کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقعہ پر حضرت احمد (علیہ السلام) بانی جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک قرآن مجید پیش کیا گیا تھا۔ حضرت احمدؑ برطانوی معیارِ عدل و انصاف اور عادلانہ سلوک سے متاثر ہوئے تھے۔ اور آپؑ نے اپنی تحریرات میں متعدد مقامات پر اس بارے میں اپنی قدر دانی کا اظہار کیا ہے۔

آں محترمہ ملکہ معظمہ
کا ادنیٰ اور مطیع خادم
بی۔ اے۔ رفیق امام مسجد لندن

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار ہفت روزہ بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۲ احسان ۱۳۵۶ ہش

مُسلمان اور وُہ غیر مُسلم

ہفتہ عشرہ ہوا ہے ہندوستان کی خبر رساں ایجنسی سماچار کے حوالہ سے مُلک کے متعدد اخبارات میں ایک ایسی خبر شائع ہوئی جس کی گھنونی صورتِ حال سے متاثر ہو کر روزنامہ الجمعیۃ دہلی نے اس پر پہلا عنوان تو یہی دیا کہ "جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود" اس کے بعد اصل خبر پر جو دوسرا عنوان لگایا گیا وہ بھی کم چونکا دینے والا نہیں۔ اس کے الفاظ ہیں :— (۱) "مُسلمان بنا عیسائی نام بتا کر مے نوشی کر لیتے ہیں۔ (۲) پاکستان میں مے نوشی پر پابندی سے بچنے کے نئے طریقے"!

ان سرخ عنوانات کے نیچے جو تفصیلی خبر درج ہے اس کا بڑا حصّہ اخبار مذکور ہی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو :—

"نئی دہلی ۱۲ جون (سماچار) .... اس سلسلے میں ملک کے مذہبی امور کے وزیر مولانا کوثر نیازی نے سینیٹ میں بتلایا کہ صرف شراب نوشی پر پابندی کی وجہ سے حکومت کو تیس کروڑ روپے کا نقصان پہنچ رہا ہے۔

گھوڑ دوڑ اور قمار خانے کی دُوسری قسموں پر پابندی سے پہنچنے والے نقصانات کا اندازہ ابھی تک لگایا نہیں گیا۔ لیکن پاکستانی اخبارات میں شائع شدہ خبروں کے مطابق لاہور اور کراچی میں ابھی تک مے خانوں اور قمار خانوں کی رونق حسبِ سابق برقرار ہے۔ مثلاً "اخبارِ جہاں" کے مطابق کراچی میں جہاں پہلے شراب کی ایک بوتل کی قیمت دو سو روپے تھی اس پابندی کے بعد چار سو روپے تک پہنچ گئی۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ چونکہ غیر مسلموں کے لئے مے نوشی پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس لئے مُسلمان اپنے نام عیسائی بتا کر مے نوشی کر لیتے ہیں"۔ (روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۱۴ جون)

مے نوشی پر قانونی طور پر پابندی لگا کر جہاں پاکستانی حکومت کا یک مستحسن اقدام ہے ... غالب آبادی کی دلی خواہش اور دیرینہ مطالبہ پورا ہو جاتا ہے وہاں یہ جو نئی صورتِ حال اس خبر کو پڑھ کر سامنے آتی ہے وہ نہایت درجہ افسوسناک ہے کہ اچھے خاصے مُسلمان کہلانے والے بلکہ پاکستانی آئین کے تقاضوں کو پورا کرنے والے "مُسلمان" بھی بوقتِ ضرورت "صرف اپنے نام کی تبدیلی کے ساتھ مے نوشی کا شغل فرما لیتے ہیں۔ اور اس کے باوجود اس بات کو پورا کر لینے کے بعد یکدم ڈیوڈ سے داؤد، جیکب سے یعقوب، جونس سے یونس بن کر "قانونی مسلمان" کہلائے جانے کا حق رکھتے ہیں۔ اس کے برعکس جو ظاہر و باطن نہ صرف یہ کہ اُم الخبائث کو مُنہ نہیں لگاتے بلکہ ادنیٰ سی بلا وجہ شرعی حرکت کرنے کو اپنے لئے موت یقین کرتے ہیں مگر قانون کے تقاضا کو پورا کرنے کے لئے وہ پھر بھی غیر مسلم یا "ناٹ مسلم" ہی کہے جاتے ہیں ؏

ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بہ کجا

یہ کیفیت تو اُن نام کے "مُسلمانوں" کی ہے کہ بقول روزنامہ الجمعیۃ "جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود" لیکن جناب مذہبی اُمور کے وزیر باتدبیر کے اس تجزیہ پر نظر نہیں کی کہ "صرف شراب نوشی پر پابندی کی وجہ سے حکومت کو تیس کروڑ روپیہ کا نقصان پہنچ رہا ہے"! ظاہر ہے کہ اس قانونی پابندی سے قبل جو حکومتِ پاکستان کو ۳۰ کروڑ روپیہ کی سرکاری آمدنی ہوتی تھی اس قدر خطیر رقم اُم الخبائث کو نوش کر جانے والے جن افراد کے جیبوں سے نکلتی تھی وہ سب ہی ملک کے باشندے تھے۔ اور لازمی طور پر اُن کو غیر مُسلم تو کہا نہیں جا سکتا۔ اس لئے کہ جو غیر مُسلم اس جدید قانون سے مستثنیٰ ہیں اور ان کو قانونی طور پر شراب نوشی کی اب بھی اجازت ہے ان کے ذریعہ حاصل ہونے والی آمدنی مذکورہ تیس کروڑ کے نقصان میں شامل نہیں۔ کیونکہ بقول مولانا کوثر نیازی صاحب یہ وہ نقصان شمار ہو رہا ہے جو شراب نوشی پر پابندی کے نتیجہ میں حکومت کو ہو رہا ہے۔ اس سے ہم اُن کی تعداد کا بھی اندازہ کر سکتے ہیں جو ملکی قانون کے اعتبار سے تھے تو مُسلمان ہی، لیکن ابھی تک بھی وہ مے نوشی کا شغل فرماتے۔ اور کوئی بھی اُن کو غیر مُسلم یا ناٹ مسلم کہنے کو تیار نہ تھا!!

یہ جو ہمسایہ ملک میں بڑے زور و شور کے ساتھ اسلامی آئین یا نظامِ مصطفیٰ کا نفاذ کیا جا رہا ہے ... ہو رہا ہے ... کوشش کے نافذ العمل ہونے سے باقی رہے اسلامی آئین کا نفاذ ...

... کے وضع ہو جانے ... کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی آئین اُوپر سے لاگو نہیں ہوا کرتا۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسا نہیں ہوا بلکہ اسلامی آئین تو حقیقتاً مُسلمان کہلانے والوں کے دلوں سے شروع ہُوا تھا۔ اور اب بھی اگر اس کا نفاذ عملاً ممکن ہے تو اس کی صورت یہی ہے کہ پہلے مُسلمان اسلامی تعلیمات کو اپنے دلوں میں جگہ دیں۔ ہر مسلمان کی انفرادی زندگی قرآن مجید اور سنّتِ نبوی کے مطابق اپنے گھر کی چار دیواری سے لے کر گلی، محلہ، شہر اور پھر سارے مُلک میں ہر شخص اس کی عملی صورت رکھتا ہو۔ تب کسی خارجی آئین کے لفظاً یا قانوناً نافذ کئے جانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ بلکہ آپ دیکھیں گے کہ ان عملی مسلمانوں سے مل کر ترتیب پانے والا معاشرہ خود بخود اسلامی بن کر دُنیا میں جلوہ گر ہو گا۔ بالکل اُسی طرح جیسا کہ زمانہ نبوی میں دُنیا دیکھ چکی ہے۔ اور اس طرح کا اسلامی آئین اُس وقت تک نافذ العمل رہا جب تک مُسلمانوں میں رُوحِ اسلام باقی رہی۔ مگر جوں جوں ان کے اندر سے اسلام کی حقیقی رُوح جاتی چلی گئی اسلامی آئین کی عملی شکل بھی معدوم ہوتی چلی گئی۔ اور صورتِ حال بالکل وہی ہو گئی جو کسی نے کہا تھا کہ

مُسلمان درگور و مُسلمانی در کتاب

پس اس امر کی بڑی ضرورت ہے کہ آج نام کا مُسلمان ... کا مُسلمان اور عملی مُسلمان بن جائے۔ اس کے دل میں دینِ اسلام پر ایسا ہی زندہ ایمان ... موجود ہو جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے دلوں میں تھا۔ اگر مُسلمانوں کی اس طور پر عملی اصلاح نہیں ہوتی اور ان کے دل نورِ ایمان سے منوّر نہیں ہوتے آپ ہزار بار اسلامی آئین کو یا نظامِ مصطفیٰ کو قانونی الفاظ میں منضبط کر لیں۔ قانون سے بچنے کی اسی طرح کوشش ہوتی رہے گی جس طرح مے نوشی کا شغل فرمانے کے لئے داؤد نام کا مُسلمان وقتی طور پر ڈیوڈ بن جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی طرف سے عمل کے میدان میں جو کمزوریاں سرزد ہوں گی اور بیرونی دُنیا ان سے آگاہ ہو گی تو اس سے صرف ان کی اور مسلمانوں ہی کی رُسوائی نہ ہو گی بلکہ غیر اسلامی دُنیا کو اسلام پر نئے سرے سے اعتراض کرنے کا ایک اور موقع ہاتھ آجائے گا۔ اس لئے قبل اس کے کہ اعتراضات کا یہ دروازہ کھلے مُسلمانوں کا فرض ہے کہ خود اپنی عملی اصلاح کریں۔ اسلامی تعلیمات پر دل و جان سے عمل کرنے والے بنیں۔ اپنے کمزور افراد کی بہتر طور پر تربیت کریں۔ ان کو شریعتِ اسلامیہ کی منہیات سے باز رکھنے کی بھرپور کوشش کریں۔ پہلے اپنے معاشرہ کو اُسی نہج پر لانے کی کوشش کریں جیسے آغازِ اسلام کے وقت پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پاک معاشرہ قائم ہُوا۔

خدا کا شکر ہے جماعتِ احمدیہ گزشتہ نوّے سال سے اسی نہج پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ہدایات کے تحت کام کر رہی ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے آج یہ جماعت ہر جگہ حقیقی اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ یہی وہ صورتِ حال ہے جس کی وضاحت حضرت امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک گزشتہ دنوں میں کئے گئے دورۂ یورپ کے وقت بعض اخباری نمائندوں کے اُس سوال کے جواب میں واضح کیا جبکہ انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ لوگ یورپ کو اسلام میں کس طرح داخل کریں گے؟ تو حضور نے صاف طور پر فرمایا کہ :

"— اُن کے دل جیت کر —"

مطلب یہ کہ محکم دلائل اور عملی نمونہ کے ساتھ پہلے اہلِ یورپ کے دلوں میں اسلام کی محبت اور اُلفت پیدا کریں گے۔ اسلام کی نسبت اُن کے شکوک و شبہات کو دُور کر کے اُن کے دلوں میں نورِ ایمان پیدا کریں گے۔ پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعٰلمین ہونے کی کیفیت سمجھائیں گے۔ اور آپ کی غلامی میں آجانے کی ضرورت و اہمیّت کو واضح کریں گے۔ جب اُن کے دلوں کی کھڑکیاں اسلام کے لئے کھل جائیں گی تو وہ اسلام اور مقدّس بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے دلدادہ و شیدا بن کر اُن کے عملی نمونہ کو اختیار کر لینے میں سعادت سمجھیں گے۔ یہ وہ رُوحانی انقلاب ہے جس کے آنے کے ساتھ ہی ہر ایسی جگہ پر ہر دیکھنے والے کو مصطفوی نظام اور اسلامی آئین کی عملی شکل دیکھنے میں آجائے گی۔ تب نہ تو مُسلمان کہلانے والوں سے ایسی کمزوریاں سرزد ہوں گی جو اب ہمسایہ مُلک کے بعض نام کے مُسلمانوں سے ظاہر ہو رہی ہیں اور نہ ہی غیر اسلامی دُنیا کو اسلام پر اعتراض کرنے کا بیجا موقعہ ملے گا۔

وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ

؎

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

خطبہ جمعہ

سارے رُوحانی علوم جو انسان کو دیئے جا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے اندر رکھ دیئے ہیں

ان علوم کو حاصل کرنے کیلئے لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ کی رُو سے تقویٰ، تزکیہ و طہارت نفس کی ضرورت ہے

ہر احمدی فرد کا فرض ہے کہ وہ تزکیہ نفس کی طرف متوجہ ہو اور خیال رکھے کہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ قرآنی ہدایت کے ماتحت ہو

اس کے نتیجے میں ایسے علوم عطا ہوں گے جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوں گے اور ایک روشنی اپنے ساتھ رکھیں گے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز — فرمودہ ۲۲ شہادت ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اِس زمانہ میں دُنیا علوم ظاہری میں بہت ترقی کر گئی ہے۔ پچھلی دو ایک صدیوں میں تو ہزاروں ہزار بلکہ چھوٹی بڑی ملا کر اس سے بھی زیادہ شاید لاکھوں نئی تحقیقات ہوئی ہیں۔ سائنس کے میدان میں بھی اور جو غیر سائنسی علوم ہیں مثلاً سیاست ہے، معاشیات ہے، تاریخ ہے ان میں بھی۔ جہاں تک دنیوی علوم کا اور ظاہری علوم کا تعلق ہے خواہ وہ سائنس کے میدان سے تعلق رکھتے ہوں یا غیر سائنسی میدان سے، خواہ ان کا تعلق تحقیق سے ہو یا پرانی باتوں کو ذہن میں رکھنے اور یاد کرنے سے ہو جیسا کہ سکول اور کالج وغیرہ میں زیادہ تر جو حاصل شدہ چیز ہے اسے سکھایا جاتا ہے اور اس سے واقفیت پیدا کی جاتی ہے، بہرحال

ظاہری علوم

خواہ تحقیق سے تعلق رکھنے والے ہیں خواہ تحقیق سے تعلق رکھنے والے نہیں، خواہ سائنس سے تعلق رکھنے والے ہیں خواہ سائنس سے تعلق رکھنے والے نہیں، ان تمام ظاہری علوم میں اور روحانی علوم اور قرآنی علوم میں بنیادی فرق ہے۔ اور وہ فرق یہ ہے کہ قرآن کریم کے جو علوم ہیں ان کے حصول کے لئے ایک شرط ہے اور پھر خدا تعالیٰ نے ایسے علوم کے سیکھنے والوں کے لئے اسی شرط کے ساتھ اس کے استعمال کو بھی باندھ دیا ہے اور وہ شرط ہے تقویٰ کی شرط، تزکیۂ نفس کی پاکیزگی اور طہارت کی شرط۔

ظاہری علوم میں تقویٰ کی شرط نہیں ہے چنانچہ بہت سے ظاہری علوم میں دسترس رکھنے والے لوگ بھی ہمیں فسق و فجور میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ اور وہ قومیں جنہوں نے دنیوی علوم میں بڑی ترقی کی ہے ان کا تو بہت برا حال ہے۔ جو دوست اخبار پڑھتے ہیں رسالے دیکھتے ہیں اور دنیا کا علم رکھتے ہیں ان سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ اتنا گند ہے اتنا فسق اور فجور ہے ان قوموں کی زندگی میں کہ اس سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ حصول علم ظاہری میں تقویٰ شرط نہیں۔ صرف یہ نہیں کہ گندگی سے اور نجاست سے اور فسق اور فجور سے اور گندگی سے انہوں نے خود کو نہیں بچایا بلکہ دکھوں کے سامان پیدا کئے اور بھلائی کے سامانوں کو مٹانے کی کوشش کی اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر لاکھوں انسانوں کی جانیں تلف کر دی گئیں۔ اس صدی میں یہ جو لڑائیاں ہوئی ہیں یعنی

دو عالمگیر جنگیں

آدمی سوچتا ہے تو جنگ کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ کیوں انسان لڑے۔ اور حیران ہوتا ہے کہ وہ انسان لڑ پڑے جو خود کو علوم ظاہری کا بادشاہ سمجھتے تھے اور خود کو "روشن خیال" قرار دیتے تھے اور بڑا سمجھدار گردانتے تھے۔ وہ اس طرح گتھم گتھا ہو گئے کہ (جوان تو خیر جنگ میں مارا جاتا ہے) نہ انہوں نے بوڑھوں کے بڑھاپے کا خیال رکھا، ان کو مار دیا۔ نہ انہوں نے ان کا خیال رکھا جو ظاہری طور پہ دین سے تعلق رکھنے والے تھے یعنی پادری وغیرہ، ان کو قتل کر دیا۔ نہ عورت سے شرم آئی، بڑی کثرت سے عورتوں کو مارا گیا۔ ہتھیار ہی اس قسم کے استعمال کر رہے تھے۔ بچے قتل کئے گئے اور دنیوی علوم کے لحاظ سے وہ بڑے دانا تھے۔ پس جبکہ حصول علم ظاہری کے لئے تقویٰ شرط نہیں ہے اسی طرح ظاہری علوم کے استعمال کے لئے بھی تقویٰ شرط نہیں ہے۔ یعنی جو لوگ تقویٰ سے بے نیاز ہیں وہ صرف یہ نہیں کہ علم کے حصول یا تحقیق میں تقویٰ سے کام نہیں لیتے بلکہ جو کچھ وہ علم کے میدان میں حاصل کرتے ہیں اس کا استعمال ایسے رنگ میں کرتے ہیں کہ وہ نوعِ انسانی کی بہبود کی بجائے ان کی ہلاکت کے سامان پیدا کرتا ہے۔

قرآن کریم کے جو علوم ہیں جو رُوحانی علوم ہیں ان کے ساتھ تقویٰ کی شرط ہے تقویٰ کے بغیر قرآنی علوم، قرآنی اسرار، روحانی اسرار انسان حاصل نہیں کر سکتا۔ تقویٰ کے معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ سے خوف کھاتے ہوئے اس کی پناہ میں آ جانا اور خدا تعالیٰ کے احکام کا جوا اپنی گردن پہ رکھ لینا۔ تمام اوامر الٰہی اور نواہی کی پابندی کرنا اور اپنے نفس کو خدا کے لئے مار کر اسی سے ایک نئی زندگی کا پا لینا۔ یہ سب

تقویٰ اور اس کے نتائج

ہیں۔ قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ

لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ (الواقعہ آیت ۸۰)

کہ جب تک تزکیۂ نفس نہ ہو علوم قرآنی حاصل نہیں ہو سکتے۔ اگر تکبر ہے۔ اگر انانیت ہے۔ اگر فخر کا مرض ہے۔ اسی طرح اور بہت سی بد اخلاقیوں میں انسان ملوث ہو جاتا ہے۔ اگر وہ ہیں تو اپنے ہزار دعووں کے باوجود بھی کوئی شخص قرآن کریم کے اعلان کے مطابق قرآن کریم کے علوم کو حاصل نہیں کر سکتا۔ باقی مثلاً حدیث ہے۔ میں نے آپ کو اکثر بتایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ارشاد قرآن کریم کی تفسیر ہے تو یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر کی ہے اور کتابوں میں چھپ گئی ہے۔ اس کے پڑھنے کے لئے تقویٰ کی شرط نہیں ہے۔ مارگولیتھ جو بڑا متعصب معاند اسلام تھا۔ آکسفورڈ میں بھی پڑھاتا رہا ہے اس نے اسلام کے متعلق بڑی ظالمانہ اور مفسدانہ کتابیں لکھی ہیں۔ ایک دفعہ اس نے یہ دعویٰ کیا کہ مسند احمد بن حنبل (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا ایک مجموعہ ہے اور حدیث کی ایک بہت بڑی کتاب ہے۔) اس کے خیال میں اس کے زمانے میں سوائے اس کے کسی اور نے شروع سے آخر تک نہیں پڑھی۔ اور وہ بڑا فخر کرتا تھا اس پر۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس کی توفیق دی اور احمدیوں میں سے بھی بہت سے لوگ پیدا ہو گئے جنہوں نے شروع سے آخر تک اس کتاب کو پڑھا۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے قرآن کریم کی جو تفسیر کی گئی اور چھپ گئی جہاں تک اس کا تعلق ہے اس کے لئے تقویٰ شرط نہیں ہے۔ البتہ اس کے اسرار کا علم حاصل کرنے اور اس کی رُوح پا لینے کیلئے تقویٰ کی شرط ہے۔

قرآن کریم کے رُوحانی علوم

جوانسان کی زندگی میں ایک عظیم انقلابی تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں اپنے اپنے زمانہ میں خدا تعالیٰ کے محبوب بندوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے اور آپ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اور تزکیۂ نفس کے بعد جو خدا تعالیٰ کے فضل سے انہیں حاصل ہوا یہ علوم حاصل کئے۔ تقویٰ کی بنیادوں پر یہ علوم حاصل کئے گئے اور جہاں تک استعمال کا تعلق ہے تقویٰ کے بندھنوں میں ان کو باندھا گیا اور دنیا کی بھلائی اور خیر خواہی کے سامان پیدا کئے گئے۔

جہاں تک دنیوی علوم کا تعلق ہے وہ بھی اس تمہید کے بعد دو حصوں میں بٹ جائیں گے ایک ایسے دنیوی علوم کا حصول اور ان کا استعمال جو تقویٰ کی بنیادوں پر نہیں اور ایک ایسے

دنیوی علوم کا حصول

اور ان کا استعمال جو تقویٰ کی بنیادوں کے اوپر قائم ہے۔ انسان کی حقیقی فلاح اور خیر کے لئے وہی علوم ہیں وہی تحقیق ہے وہی DISCOVERIES (ڈس کوریز) ہیں دست قدرت نے جو پیدا کیا اس کے نئے رموز کا حاصل کرنا ہے۔ جو تقویٰ کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ جس وقت انسان زیادہ بہک جائے تو کہتا ہے کہ ہمیں خدا تعالےٰ کی ہدایت کی ضرورت نہیں ہے ہم خود ہی اپنے کام سنبھال لیں گے۔ سب سے زیادہ علم تو میں نے بتایا ہے کہ اس دنیا کے انسان نے حاصل کیا اور سب سے زیادہ ہلاکت کے سامان اس دنیا کے انسان نے پیدا کئے، سب سے زیادہ تعداد میں انسانوں کو اس دنیا کے انسان نے ہلاک کیا۔ انہوں نے جاپان میں جو دو اٹامک بم گرائے تھے، امریکہ کی بڑی مہذب دنیا نے جو اس وقت دنیوی علوم میں دنیا کی راہبر ہے اور قیادت ان کے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے ایک بم سے سارا شہر تباہ کر دیا، بچے بوڑھے دودھ پیتے بچے بھی اور بوڑھی عورتیں بھی ان میں شامل تھیں، کئی لاکھ آدمی کو آنِ واحد میں تباہ کر دیا۔ لیکن جب انسان

خدا تعالیٰ کے احکام اور اس کے نواہی

کے نیچے خود کو کر دیتا ہے تو ہر فعل سے پہلے اسے سوچنا پڑتا ہے کہ یہ کام میرے رب کو ناراض کرنے والا تو نہیں۔ پھر حقیقی تقویٰ اسے نور عطا کرتا ہے۔ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ (الحدید آیت ۲۹) کہ تمہیں ایسا نور عطا کیا جائیگا جو تمہاری ساری راہوں پر حاوی ہوگا۔ تمہارے اقوال پر بھی حاوی ہوگا، تمہارے افعال پر بھی حاوی ہوگا۔ اور خدا تعالےٰ نے جو قوتیں اور استعدادیں تمہیں عطا کی ہیں ان پر بھی حاوی ہوگا۔ پس تقویٰ سے ایک تو علوم زیادہ ملتے ہیں، ظاہر ہے کیونکہ ایک تو علوم کا وہ مجموعہ ہے جس میں ظاہری دنیوی علوم بھی شامل ہیں اور روحانی اور اخلاقی علوم بھی شامل ہیں۔ یعنی قرآن کریم کے علوم جو

تقویٰ کی بنیاد پر

تزکیۂ نفس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسان حاصل کرتا ہے۔ پھر ان کا استعمال ہے۔ میں نے یورپ اور امریکہ کو بھی بتایا ہے کہ تم اپنے حقوق کے لئے لڑتے ہو سٹرائیکس کرتے ہو۔۔۔ میں انہیں سمجھاتا رہا ہوں کہ تمہارا مزدور اپنے حقوق کے لئے سٹرائیکس کرتا ہے لیکن اس کو یہ پتہ نہیں کہ اس کے حقوق کیا ہیں؟ عجیب طرفہ تماشا ہے کہ اپنے حقوق کو پہچانتا نہیں اور اپنے حقوق کے لئے کوشش اور جدوجہد کر رہا ہے۔ اسلام نے اس کے جو حقوق ہمیں قرآن کریم میں بتائے ہیں، وہاں تک تو انسانی دماغ نہ پہنچ سکتا تھا نہ پہنچا۔ اب ہمارے بتانے کے بعد اسی کے مطابق کہیں کہیں سے کوئی ایسی آواز (اور وہ بھی جس طرح اندھیروں میں سے اٹھی ہوئی آواز ہوتی ہے) آنی شروع ہوئی ہے۔ قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی قوتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں۔ ان استعدادوں کے چار گروہ ہیں جسمانی طاقتیں اس کو دی گئی ہیں، ذہنی طاقتیں اسے عطا کی گئی ہیں، اخلاقی قوتوں سے اللہ تعالیٰ نے اسے نوازا ہے اور پھر روحانیت کے میدان میں آگے بڑھنے کی قابلیت اس کو عطا کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ ہر انسان کا یہ حق ہے کہ اس انسان کی جتنی قوتیں اور استعدادیں ہیں ان کی کامل نشوونما کے لئے جن مادی اور غیر مادی اشیاء کی ضرورت ہے وہ اسے ملیں اور جب وہ پوری طرح نشوونما حاصل کر لے ایک وقت بلوغت کا آجاتا ہے، اگرچہ ترقی تو پھر بھی ہوتی رہتی ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ اس کی کامل نشوونما ہوگئی ہے ـــــ تو

کامل نشوونما کے مقام پر

کھڑے رہنے کے لئے اسے جس چیز کی ضرورت ہے وہ اسے ملنی چاہیئے۔ میں بتا یہ رہا ہوں کہ قرآنی علوم اور روحانی علوم کے لئے تقویٰ کی شرط ہے۔ ظاہری علوم خواہ تحقیق سے تعلق رکھتے ہوں یا نقلی علوم ہوں مثلاً یہ کہ بخاری شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی کس طرح تفسیر فرمائی ہے یا محی الدین ابن عربی نے اسلامی موضوعات پر کیا لکھا ہے یہ نقلی علوم ہیں۔ جو ان کو پڑھے گا خواہ دہریہ ہو یا عیسائی ہو یا یہودی ہو یا بدھ مذہب سے تعلق رکھتا ہو یا سناتنی ہو، جو بھی ان کتابوں کو پڑھے گا اگر اس کو خدا نے حافظہ دیا ہے اور علوم سمجھنے کی طاقت دی ہے تو وہ سمجھ جائے گا کہ فلاں نے یہ کہا۔ لیکن اسلام کی اصطلاح میں یہ علم ہے ہی نہیں۔ ہمارے بزرگوں نے علم کے معنے یہ کر دیئے ہیں کہ علم اس روشنی کو کہتے ہیں (تقویٰ کے نتیجہ میں جو روشنی ملتی ہے وہ انسان کی ساری راہوں کو منور کر دیتی ہے) چنانچہ

علم کے معنی

یہ کئے گئے ہیں کہ علم اس روشنی کو کہتے ہیں کہ جب وہ انسان کو حاصل ہو جائے۔ تو وہ اس روشنی کے نتیجہ میں اپنے مسائل حل کرتا ہے اور کہیں اس کے لئے اپنے نفس سے بھی اور دوسروں سے بھی خفت اٹھانے کا موقع پیدا نہیں ہوتا۔

جب تک علوم ظاہری علوم روحانی کے ساتھ باندھ نہ دیئے جائیں جیسا کہ خدا تعالےٰ کا منشاء ہے اس وقت تک نوع انسانی چین کی زندگی نہیں گزار سکتی یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا، وہ بھی نہیں کر سکتے جو اس وقت علوم ظاہری میں ظاہری مادی آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے چاند پر کمند ڈال دی اور دوسرے ستاروں کے گرد جا کر چکر لگا لئے۔ ان کو بھی قائل کیا جا سکتا ہے اور میں انہیں قائل کرتا رہا ہوں۔ کہ تم نے باوجود اس کے کہ اتنا کچھ حاصل کر لیا اپنے مسائل حل کرنے میں تم ناکام رہے ہو۔ دنیا چین کا سانس اسی وقت لے گی جب دنیوی علوم قرآن کریم کے علوم کے ماتحت ہو کر اس کے ساتھ بندھ کر قرآنی اور روحانی علوم کی روشنی میں استعمال کئے جائیں گے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو بشارت دی گئی ہے اس بندھن کے بعد دنیوی علوم جب

روحانی علوم کی اطاعت

کریں گے تو اس اطاعت کے بعد ایسا معاشرہ پیدا ہو جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جماعت روحانیت کی وجہ سے اور تقویٰ کے نور کی وجہ سے دنیوی علوم میں بھی اس قدر ترقی کرے گی کہ دنیا کے بڑے بڑے عالموں کا منہ بند کر دے گی۔ اور ان علوم کے میدانوں میں احمدی دماغ اس قسم کی حقیقتیں دریافت کرے گا اور discover (ڈس کور) کرے گا کہ ان کے اپنے میدانوں کی جو غلطیاں ہیں وہ ان پر ظاہر کرے گا۔ جیسا کہ ایک حد تک یہ کام شروع ہو گیا ہے لیکن یہ اپنے وقت پہ ہوگا۔ بہر حال اگر دنیا نے، اگر انسان نے سکھ اور چین کا سانس لینا ہے تو ظاہری علوم کو روحانی علوم کے ماتحت کرنا پڑے گا۔

سارے روحانی علوم جو انسان کو درکار ہیں وہ قرآن کریم کے اندر اللہ تعالیٰ نے رکھے ہوئے ہیں۔ ان روحانی علوم کو اور قرآنی علوم کو حاصل کرنے کیلئے کتاب مکنون میں سے ان کو باہر نکالنے کے لئے

لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

کی رُو سے تزکیۂ نفس کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا پس جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ تزکیۂ نفس کی طرف توجہ کرے اور ہر آن

خدا تعالےٰ سے لرزاں اور ترساں رہتے ہوئے اس بات کا خیال رکھے کہ اس کی زندگی کا کوئی لمحہ قرآن کریم کی ہدایت اور قرآن کریم کے اوامر اور نواہی کے خلاف نہ ہو بلکہ جس چیز سے روکا گیا ہے ہمارا ہر لمحہ اس سے رُکنے والا ہو اور جس چیز کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہماری زندگی کا ہر لمحہ اس کے مطابق اعمال بجا لانے والا ہو۔ اس کے نتیجہ میں وہ علوم عطا کئے جائیں گے جو علیٰ وجہ البصیرت ہوں گے اور ایک روشنی اپنے ساتھ رکھیں گے، جو اعمال اور افعال کی راہوں کو واضح اور منور کرنے والے ہوں گے اور جو خرابیاں علوم ظاہری کی بد استعمالی کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہیں وہ خرابیاں دُور ہوں گی اور انسان کو سُکھ اور آرام اور چین ملے گا۔

انسان کی خیر خواہی

آج ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کے سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق دے اور اپنے فضل سے ہمیں وہ علوم عطا کرے جو تقویٰ کی شرط کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔ یعنی قرآنی علوم اور رُوحانی اسرار۔ اور ہمیں یہ توفیق دے کہ دُنیوی علوم کو بھی ان کے تابع اور ماتحت کر کے ہم انسان کی بھلائی کے سامان پیدا کرنے والے ہوں۔ ***

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے سلسلہ میں

نفلی عبادات اور ذکرِ الٰہی کا پانچ نکاتی پروگرام!

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھیں جس کے لئے ہر محلہ قصبہ یا شہر میں مہینہ کے آخری حصہ میں کوئی دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لیکر نمازِ فجر سے پہلے یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورہ فاتحہ کی دُعا پڑھی جائے اور اس پر غور و فکر کیا جائے۔

(۴) تسبیح[1] و تحمید درود شریف اور استغفار ۳۳۔ ۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں۔

(۵) مندرجہ ذیل دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:—

(۱) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

[1] تسبیح و تحمید :۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
درود شریف :۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
استغفار :۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

مؤرخہ ۵/۶ کو مکرم عبدالباسط صاحب احمدی شاہجہانپور کی چھوٹی بیٹی عزیزہ افروز جہاں کا نکاح بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر، عزیز مکرم محمد شاہد صاحب قریشی ابن مکرم محمد الیاس صاحب قریشی کے ساتھ خاکسار نے پڑھا۔

برات بریلی سے آئی تھی۔ اسی روز تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ دوسرے روز بریلی میں مکرم محمد الیاس صاحب قریشی نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا اور متعدد لوگوں کو مدعو کیا۔

احباب دُعا فرمائیں، اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو فریقین کیلئے موجب رحمت و برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

اس خوشی کے موقعہ پر فریقین کی جانب سے پانچ پانچ روپے شکرانہ فنڈ، شادی فنڈ، بیرونی مساجد فنڈ اور اعانتِ بدر کی مدات میں کل چالیس روپے ادا کئے گئے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔ خاکسار: عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اعلانِ نکاح

مؤرخہ ۹/۶ کو مکرم فاروق احمد صاحب صدر جماعت نے مکرمہ مسعودہ خاتون صاحبہ بنت محمد عبدالواجد (پوسٹ ماسٹر) کا نکاح، مکرم جی ایم عبدالرشید صاحب بی کام ساکن سندر بن انجمن احمدیہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر کے عوض پڑھا۔

احباب دُعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

خاکسار: محمد عبدالواجد پوسٹ ماسٹر سندربن انجمن احمدیہ

اظہارِ تشکر

مکرم سید فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیٹی عزیزہ سیدہ امۃ السلام صاحبہ کے نکاح کا اعلان اخبار بدر مجریہ ۱۷/۵ میں شائع ہو چکا ہے۔ مکرم سید صاحب موصوف نے اس خوشی میں مبلغ ۱۰/- روپے شکرانہ فنڈ میں، ۵/- روپے شادی فنڈ میں اور ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالےٰ۔ احباب رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کیلئے دُعا فرمائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

عندلیبِ غم

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کی وفات کی خبر سُن کر!

نتیجۂ فکر محترم ثاقب زیروی صاحب مدیر لاہور

حُرمتِ افکارِ دیں کی پاسباں کو لے گیا
شوکتِ دینِ متیں کی نغمہ خواں کو لے گیا

کس کے جانے سے پرانے زخم تازہ ہو گئے
کون تسکین و قرارِ قلب و جاں کو لے گیا

جس کی باتوں میں مہک تھی مہدیٔ موعودؑ کی
مظہرِ دلدارئ "نصرت جہاںؓ" کو لے گیا

شعر جس کے زیست کی وجد آفریں تفسیر تھے
خُلقِ احمدؐ کی مجسّم ترجماں کو لے گیا

جس کا دل انسانیت کے درد سے لبریز تھا
عظمتِ انسانیت کی رازداں کو لے گیا

پوچھتی تھی اپنے دامن سے جو مظلوموں کے اشک
حامیٔ بے چارگان و بے کساں کو لے گیا

دردِ ملّت کی اُسے دیتے بڑائی ہے خدا
حق تعالیٰ عندلیبِ گلستاں کو لے گیا

"دُرِ ذُرج" کو آواز دے کر لے گئی "دُرجِ آرام"
درد کا سیلاب جسمِ ناتواں کو لے گیا

بحرِ لُوط کے مخطوطات

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ممتاز زاہد سیالکوٹی

آقائے نامدار حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں یہ ہوشربا خبر دی تھی کہ آخری زمانے میں عیسائی تمام دنیا پر چھا جائیں گے اور بحر و بر پر ان کی حکومت قائم ہو جائے گی وہاں یہ خوشکن بشارت بھی دی تھی کہ اس زمانے میں خدا تعالیٰ اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی فتح کے لئے مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمائے گا جو کسرِ صلیب کا عظیم الشان فریضہ سرانجام دیں گے اور اسلام کو دنیا میں غالب و حکمران کریں گے۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ موجودہ زمانے میں جب عیسائیوں کی حکومت تمام دنیا پر قائم ہو چکی تھی اور عیسائیت کا بحرِ ذخار ہر سمت بڑھ رہا تھا خدا تعالیٰ نے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا جنہوں نے دلائل و براہین کی طاقت سے اس بحرِ ذخار کے سامنے وہ سدِ سکندری قائم کر دی کہ اپنے اور بیگانے سب پکار اُٹھے کہ واقعی آپ نے عیسائیت کے خلاف ایک فتحمندانہ جنگ لڑی ہے۔

کسرِ صلیب کے سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کامیاب جنگ لڑی ہے اس کا ایک حصہ وہ عظیم الشان پیشگوئیاں اور غیبی خبریں بھی ہیں جو وقتاً فوقتاً اپنی صداقت کا جلوہ دکھا کر جماعتِ مومنین کے ایمان و یقین میں زیادتی اور جِلا کا موجب بنتی رہتی ہیں اور ان ہی پیشگوئیوں اور غیبی خبروں میں سے ایک یہ عظیم الشان پیشگوئی اور خبر بھی ہے۔

حضورؑ فرماتے ہیں:-

”یہ خدا کا ارادہ تھا کہ وہ چمکتا ہوا حربہ اور وہ حقیقت نما برہان جو صلیبی اعتقاد کا خاتمہ کرے اس کی نسبت ابتدائے سے یہی مقدر تھا کہ مسیح موعود کے ذریعہ سے دنیا میں ظاہر ہو کیونکہ خدا کے پاک نبی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ صلیبی مذہب نہ گھٹے گا اور نہ اس کی ترقی میں فتور آئے گا جب تک کہ مسیح موعود دنیا میں ظاہر نہ ہو اور وہی ہے جو کسرِ صلیب اس کے ہاتھ پر ہو گی۔ اس پیشگوئی میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائینگے جن کے ذریعہ سے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائیگی تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی لیکن نہ کسی جنگ اور لڑائی سے بلکہ محض آسمانی اسباب سے جو علمی اور استدلالی رنگ میں دنیا میں ظاہر ہونگے۔ یہی مفہوم اس حدیث کا ہے جو صحیح بخاری اور دوسری کتابوں میں درج ہے۔“

پھر فرماتے ہیں:-

”ضروری تھا کہ آسمان ان امور اور ان شہادتوں اور ان قطعی اور یقینی ثبوتوں کو ظاہر نہ کرتا جب تک مسیح موعود دنیا میں نہ آتا اور ایسا ہی ہوا اور اب جو وہ موعود ظاہر ہوا ہر ایک کی آنکھ کھلے گی اور غور کرنے والے غور کریں گے۔“

(مسیح ہندوستان میں روحانی خزائن ایڈیشن صفحہ ۱۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد میں یہ پیشگوئی پوری صفائی سے تجلی بار ہے کہ ”مسیح موعود کے وقت میں خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائیگی“ نیز ”ضرور تھا کہ آسمان ان امور اور ان شہادتوں اور ان قطعی ثبوتوں کو ظاہر نہ کرتا جب تک مسیح موعود دنیا میں نہ آتا“

یہ عجیب خدائی کرشمہ ہے کہ ابھی اس پیشگوئی پر نصف صدی بھی نہ گزرنے پائی تھی کہ ٹھیک ان دنوں میں جب انگریز اسلام اور احمدیت کو مٹانے کے لئے ہندو سامراج سے سیاسی رنگ میں ساز باز کر رہا تھا خدا تعالیٰ نے عرشِ معلےٰ سے عیسائیت کے تابوت میں آخری کیلی گاڑنے کے لئے بحرِ لُوط کے ساحلی علاقے سے وہ مدفون صحائف اُگلوائے جن کے منظرِ عام پر آتے ہی عیسائی عقائد کا تمام تار و پود بکھر کر رہ گیا جس سے آقائے نامدار حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم الشان پیشگوئی پوری شان و شوکت سے پوری ہوئی کہ جب مسیح موعود دنیا میں جلوہ فرما ہو گا تو عیسائیت کا طلسم خود بخود پاش پاش ہو جائے گا۔

جناب ایم محی الدین صاحب لکھنوی بی۔اے ایل ایل۔بی ”بحرِ لُوط کے مخطوطات“ کے زیرِ عنوان لکھتے ہیں:-

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام* نے اپنے دَورِ حیات میں کوئی پیغام (GOSPEL) ضبطِ تحریر نہیں کر دیا اور نہ ہی یہ چیز پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ کسی نے آپ کی حیات میں اس کو قلمبند کیا ہو۔ آپ کے حواریوں میں ایک گروپ ایسا بھی تھا جس نے یہود و نصاریٰ کی ریشہ دوانیوں سے ہٹ کر کسی حد تک عیسیٰ علیہ السلام کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی ٹھانی۔ خود کو تزکیۂ نفس کے لئے تیار کیا اور عیسیٰ علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق آنے والی الٰہی حکومت کے لئے محوِ انتظار رہے۔“

”یہی حواریوں کا گروپ تقریباً ۶۸۰ A.D میں بحرِ لوط فلسطین (DEADSEA A PALISTINE.) کہلاتے تھے۔ ان کا نظریہ یہ نہ تھا کہ آنے والا رسول خدا کا بیٹا ہو گا۔ وہ دوبارہ واپس آئے گا اور اللہ کی حکومت کی داغ بیل ڈالے گا۔“

مزید لکھتے ہیں:-

”موجودہ دَور میں عیسائیت کے عقائد اور بائیبل کے لفظ بلفظ صحیح ہونے پر سب سے بڑی ضرب کاری بلکہ میں تو کہوں گا کہ ان عیسائی مذہبی عقائد کے تابوت میں آخری کیل بحرِ لُوط کے مخطوطات (DEADSEA SCROLLS) نے لگائی جس نے حقائق سے پردہ اُٹھا کر مذہب عیسائیت اور ان کے من گھڑت عقائد کا پول کھول کر رکھ دیا۔“

پھر لکھتے ہیں:-

”یہ مخطوطات فلسطین میں بحرِ مردہ (DEAD SEA) کے ساحلی علاقہ میں واقع پہاڑی چٹانوں کے چند غاروں سے دستیاب ہوئے ہیں۔ یہ پُرانی دستاویزات (SCROLLS) ۶۸ A.D کے زمانے کے ہی ثابت ہیں جبکہ پہلی مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیغامات کو ضبطِ تحریر میں لایا گیا تھا اور آج جن کے مطالعہ کی کوشش سے (کیونکہ وہ پُرانی عبرانی میں مرقوم ہیں) آہستہ آہستہ اس مذہب کا موجودہ مسخ شدہ چہرہ عیاں ہو رہا ہے۔“

(اسلام بیسویں صدی میں صفحہ ۵۵)

جناب ایم محی الدین صاحب لکھنوی کے اس گراں قدر تحقیقی مقالہ سے ظاہر ہے کہ وہ یہ مانتے ہیں کہ بحیرہ مردار سے برآمد شدہ مخطوطات سے نہ صرف یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری یہ عقیدہ نہ رکھتے تھے کہ آنیوالا رسول خدا کا بیٹا ہو گا جو دوبارہ واپس آکر خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم کرے گا بلکہ وہ اُن کے علاوہ خدا کا ایک اور ہی عظیم الشان نبی ہو گا جو دنیا میں خدا کی بادشاہت قائم کریگا۔

علاوہ ازیں انہوں نے صاف و اشگاف لفظوں میں یہ تسلیم کیا ہے کہ ان مخطوطات کے مطالعہ سے عیسائی مذہب کا موجودہ مسخ شدہ چہرہ بدن عیاں ہو رہا ہے بلکہ وہ تو یہاں تک کہہ گئے ہیں کہ ”سب سے بڑی ضرب کاری بلکہ میں تو کہوں گا کہ عیسائی مذہبی عقائد میں آخری کیل بحرِ لُوط کے مخطوطات نے لگائی ہے۔“

یہ وہ حقیقتِ تاباں ہے جس کا اقرار خود ان مخطوطات پر بعض ریسرچ کرنے والے ماہرین نے بھی کیا ہے۔

۱۔ بحیرہ مُردار کے آثار کی تحقیقات کیلئے انٹرنیشنل ٹیم کے برطانوی ممبر جان ماد کو الیگرو رقمطراز ہیں:-

”وہ عقیدہ جو کہ یہودی سرچشمہ سے الگ ہو کر عیسائیت کی صورت میں مغربی دنیا کے لئے ایک زندہ روحانی چشمہ بن گیا جماعت قمران کی یہودیت سے اس کو دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے ...... ان کے ہاں پولوس کی عیسائیت کے آثار ناپید ہیں۔

جس طرح موجودہ زمانہ کے مسلمان اور یہودی تجسیمِ خدا کے عیسائی تصور سے بیزار اور لاتعلق ہیں اسی طرح جماعتِ قمران اس تصور سے بے نیاز اور الگ تھلگ نظر آتی ہے۔“

(بحیرہ مُردار کے صحائف صفحہ ...)

۲۔ واشنگٹن آل سول چرچ کے منسٹر اے پاول ڈیوائس لکھتے ہیں:-

”عوام عیسائی پریشان نظر آتے ہیں لیکن سکالرز پہلے ہی اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ موجودہ عیسائیت حضرت مسیحؑ کی تعلیمات سے بالکل مختلف ہے اس لئے صحائفِ قمران سے ان کو کوئی خاص پریشانی لاحق نہیں ہوئی۔“

(بحوالہ صحائفِ قمران صفحہ ۱۷ مولفہ مکرم شیخ عبد القادر صاحب)

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ بحیرۂ مُردار کے ساحلی علاقہ سے دستیاب ہونے والے صحائف سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ثابت ہے کہ ان میں جو عیسائیت کی تصویر پیش کی گئی ہے اس کو عیسائیوں کے موجودہ عقائد و مسلّمات سے دُور کا بھی تعلق نہیں ہے بلکہ ان بعض مقامات پر تصریح یہ مانا گیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا نہ تھے بلکہ وہ خدا کے

---

* کے ایک راستباز رسول اور نبی تھے جو یہودی مذہب کے قیام کے لئے دنیا میں تشریف لائے تھے۔ یہودیوں نے انہیں صلیب پر مارنا چاہا لیکن خدا نے اپنی قدرت سے ان کو بچا لیا اور بالآخر وہ ارضِ فلسطین سے ہجرت کر گئے۔

قسط اوّل

اسلامی آداب کے چند درِ منثور

از مکرم صدیقی اشرف علی صاحب موگرال

اسلام ایک کامل مذہب ہے اس نے بنی نوع انسان کی بہبودی کیلئے قرآن جیسی مکمل کتاب کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اسلام کی بنیادی اور اہم تعلیمات میں جو حکمتیں پوشیدہ ہیں ان کا بیان کرنا انسان کے بس میں نہیں ہے ان احکامات کے فوائد دن بدن دنیا پر ظاہر ہوتے جا رہے ہیں ان کے علاوہ اسلام نے جو بظاہر معمولی معمولی باتیں بیان کی ہیں ان میں بھی اس قدر حکمت کی باتیں پوشیدہ ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ چنانچہ میں ایسی ہی چند معمولی باتیں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جو بظاہر غیر معمولی ہیں۔

(۱) — رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما الاعمال بالنیات (بخاری مسلم) یعنی سب کاموں کا دارومدار نیت پر ہے جب ہم آپ کے اس قول پر غور کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ آپ نے اس معمولی سی بات میں عظیم حکمتیں بیان کی ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں لوگ مختلف کام کرتے ہیں لیکن ان کے ان کاموں کے پیچھے جو نیتیں چھپی ہوتی ہیں وہ مختلف ہوتی ہیں نیتوں کے ان اختلاف کی وجہ سے ان کے اعمال کے نتائج اور درجات میں بھاری فرق پایا جاتا ہے۔ میں اس فرق کو تاریخ اسلام کے ایک واقعہ سے واضح کرنے کی کوشش کرتا ہوں ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دینی ضرورت کے ایک اہم موقعہ پر صحابہؓ میں قربانی کی تحریک کی چنانچہ صحابہ کرامؓ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق قربانیاں پیش کیں حضرت عمرؓ کو اس وقت کسی قدر مالی سہولت حاصل تھی آپ نے اس نادر موقعہ کو غنیمت خیال کرتے ہوئے یہ بات دل میں ٹھان لی کہ آج میں سب سے زیادہ قربانی پیش کروں گا۔ چنانچہ اس وقت آپ کے پاس جس قدر مال و دولت تھا اس کا نصف رسول اللہ کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ بھی اپنی قربانی کا حصہ لے کر دربارِ نبویؐ میں حاضر ہوئے۔ کمیت کے لحاظ سے وہ مال حضرت عمرؓ کے پیش کئے ہوئے مال سے بہت کم تھا۔ حضرت عمرؓ اپنی قربانی پر دل ہی دل میں بہت خوش ہو رہے تھے کہ میں نے بازی جیت لی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یا ابو بکر تم نے اپنے لئے بھی کچھ رکھ چھوڑا ہے [illegible] [illegible] چھوڑ آئے ہو۔ فرمایا یا رسول اللہ میں اپنے لئے اللہ اور اس کے رسول کی یاد رکھ کر آیا ہوں۔ تب حضرت عمرؓ نے سمجھ لیا آج بھی حضرت ابو بکرؓ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں۔ پس واضح ہے کہ یہ سبقت ظاہر کے لحاظ سے نہ تھا کیونکہ کثرت کے اعتبار سے حضرت عمرؓ کا دیا ہوا ہی زیادہ تھا۔ لیکن حضرت ابو بکرؓ کی نیت نے اس قلت کو کثرت میں بدل دیا۔

پس اسلام نے اس معمولی حکم کے ذریعہ غریب و امیر طاقتور اور کمزور میں جو فرق ہے اس کو مٹا دیا ہے اور انہیں تحصیل موقعہ دیا ہے کہ اپنی استطاعت کے اندر رہ کر قربانی کے معیار کو بلند کریں اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ نے ایک موقعہ پر فرمایا :- "وہ کمزور اور بیمار لوگ جو اپنی حقیقی معذوری کی وجہ سے جہاد میں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ شریک نہیں ہو پاتے۔ ثواب میں اپنی نیتوں کی وجہ سے برابر کے شریک ہیں"۔

یہ اسلام کا بنی نوع انسان پر ایک عظیم احسان ہے کہ اس نے اس بظاہر معمولی تعلیم کے ذریعہ ان کے دلی احساسات کا اندازہ کرکے ان کے جذبات کی قدردانی کی ایسا ہی یہ حکم ان لوگوں کے لئے ایک حرف تنبیہ ہے۔ جو قربانی اور دین کی خدمت کے موقعہ پر اپنی کم مائگی کو وجہ عذر بناتے ہیں کیونکہ اسلام اس حکم کے ذریعہ سب انسانوں کو ایک درجہ پر لا کھڑا کرتا ہے اور انہیں بتاتا ہے کہ قربانی کے معیار کو بلند کرنے کا ہر صاحب دل کو یکساں موقعہ میسر ہے۔

اسلام کا یہ حکم عقل کے نزدیک بھی قابل قبول ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بعض کام بظاہر ایک جیسے نظر آتے ہیں۔ لیکن ایک شخص کی غرض اس کام سے محض ریاء ہوتی ہے۔ اور دوسرے شخص کی غرض قومی حمیت ہوتی ہے اور تیسرے شخص کی غرض اللہ کی رضاجوئی ہوتی ہے اب ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ ان کی نیتوں کے فرق سے ان کے اعمال کی نوعیتوں میں بھی کس قدر فرق ہو گیا ہے۔ پس اسلام اس فطری فرق کو جس کو انسان کا کانشنس صحیح تسلیم کرتا ہے۔ قبول کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ دیکھو اعمال کا دار و مدار ظاہر پر نہیں بلکہ باطن پر ہے جس کا صحیح تجزیہ کرنا خدا کے ہاتھ میں ہے یا کسی حد تک اس شخص کے اختیار میں ہے جو یہ کام بجا لاتا ہے اس حکم کی وجہ سے ایک مسلمان کے لئے یہ چیز آسان ہو گئی ہے کہ وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہے کہ میرے اعمال میرے اندر چھپی ہوئی نیتوں کے نتیجہ میں خدا کے نزدیک مقبول ہیں یا نہیں؟

اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں :-

"بہت ہیں جو علم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو"

(کشتی نوح ص۲۵)

۲ — اسلام نے ایک حکم یہ دیا ہے کہ جب تم کوئی کام شروع کرو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرو۔ جب کوئی خوشی کی خبر سنو یا کسی کام کے حسنِ انجام کو پہنچو تو الحمد للہ کہو جب تمہیں کوئی نقصان پہنچے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہو جب کوئی کام اپنی استطاعت سے بڑھ کر پاؤ تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھو ایسا ہی جب سونے لگو تو یہ دعا پڑھو۔ جب سو کر اٹھو تو یہ دعا پڑھو۔ جب سفر پر نکلو تو یہ دعا پڑھو جب گھر واپس لوٹو تو یہ دعا پڑھو غرضیکہ انسانی اعمال اور اس کی زندگی کا کوئی معمولی سا معمولی پہلو ایسا نہیں جس کے لئے اسلام نے خدا تعالیٰ سے دعا کرنا تجویز نہ کیا ہو بظاہر یہ معمولی بات نظر آتی ہے بلکہ بعض اوقات ہم اپنی کوتاہی اور غفلت کے نتیجہ میں ان دعاؤں کو نظر انداز بھی کر جاتے ہیں لیکن جب ہم ان کی حکمتوں اور فائدوں پر نظر کرتے ہیں تو یہ کوئی معمولی بات نہیں رہ جاتی بلکہ ان میں بے شمار حکمتیں نظر آتی ہیں۔

اس میں کیا شک ہے کہ تمام قوتوں اور طاقتوں کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کارخانہ عالم کا ذرہ ذرہ اسی کے اذن سے اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے اس کے اذن کے بغیر درخت کا ایک پتہ بھی نہیں گرتا۔ اور دوسری طرف ہم یہ دیکھتے ہیں کہ انسانی جسم کا رشتہ اس کی روح کے ساتھ نہایت نازک رسی سے بندھا ہوا ہے جس کو ایک معمولی جھٹکے سے توڑا جا سکتا ہے۔ اور ہم اپنے روزمرہ کے معمول میں دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کھانا کھانے بیٹھا اور اس کی جان نکل گئی یا ایک شخص سفر پر گیا ہے خیال ہے کہ کل لوٹ آئے گا مگر موت نے اس کو فرصت نہ دی اور سفر میں ہی چل بسا

پس جب اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرتوں اور اس کے مقابل پر ہماری کمزوریوں کا یہ عالم ہے تو عقلمندی اسی میں ہے کہ ہم اس مبداء حیات سے طاقت اور قوت حاصل کرنے کی کوشش کریں جس کے قبضہ قدرت میں سب کچھ ہے جس طرح ایک بلب اس وقت روشنی دیتا ہے جب اس کا تعلق بجلی کے پاور اسٹیشن سے قائم ہو ایسا ہی ہماری روحانی روشنی کے لئے ضروری ہے کہ ہمارا تعلق اپنے خالق کل رب السماوات والارض سے ایک لمحہ کے لئے بھی منقطع نہ ہو اس سے بے تعلقی کا ایک ایک لمحہ ہماری روحانی موت ہے لہٰذا اس تعلق کو مضبوط کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معمولی معمولی موقعوں پر بھی خدا تعالیٰ سے دعا کرنا تجویز کیا ہے۔

ان دعاؤں کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جب ہم ہر قدم قادر و توانا خدا سے استعانت حاصل

کرتے ہوئے اٹھائیں گے تو ہماری قوت ارادی کو ہر دم تقویت حاصل ہوتی رہے گی اور سب کام ایک سوچے سمجھے طریق سے ہم سے صادر ہوں گے اور پاگلوں کی طرح لاابالی پن ہمارے کاموں میں نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک حقیقی مومن کے ہر کام میں ہمیشہ ایک وقار اور ٹھہراؤ ہوتا ہے۔

(۳) اسلام نے مختلف موقعوں پر جو ذکر و اذکار مقرر کئے ہیں۔ ان میں سے ایک کا ذکر میں یہاں خاص طور پر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ
عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ
فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ
اِلَی الرَّحْمٰنِ۔ سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ
اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

یعنی دو ایسے کلمے ہیں جو زبان پر تو بہت ہلکے معلوم ہوتے ہیں مگر میزان میں بہت بھاری ہیں اور وہ رحمٰن خدا کو بہت پیارے ہیں۔ وہ کلمات یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جو حکمت ان کلمات کی بیان کی ہے وہ میں آپؓ کے ہی الفاظ میں درج ذیل کرتا ہوں۔ آپؓ فرماتے ہیں:۔

"مذکورہ بالا حدیث میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح تحمید اور عظمت کا اقرار ایسا مثمر ثمرات نافعہ ہے کہ انسان کا ترازوئے عمل اس کے بوجھ سے بہت جھک جاتا ہے اور اس کا درجہ بلند ہو جاتا ہے اور اسی کی وجہ یہ فرمائی کہ حبیبتان الی الرحمٰن یہ کلمات اس لئے زیادہ ثواب کا موجب ہوتے ہیں کہ حبیبتان الی الرحمٰن۔ رحمٰن کو پسند ہیں نادان انسان تو یہ خیال کرتا ہوگا کہ لفظ رحمٰن صرف قافیہ بندی کے لئے استعمال کیا گیا ہے لیکن یہ عظیم الشان انسان (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ناقل) جس کا کوئی کلام لغو اور فضول نہیں ایک کلام فضیلۃ ہوگا وہ حرف بھی

کا لفظ اس حدیث میں قافیہ بندی کے لئے استعمال نہیں کیا گیا بلکہ اس میں بڑی بڑی حکمتیں ہیں حبیبتان الی الرحمٰن فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نقل کی وجہ بیان فرما دی جو کلمات سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کو میزان میں حاصل ہے اور بتایا کہ یہ کلمات اس لئے ثقیل ہیں کہ ان کا بدلہ صرف صفت رحیمیت کے تحت ہی نہیں ملتا بلکہ صفت رحمانیت کے تحت بھی ملتا ہے۔۔۔ اصل بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حکم دیتا ہے کہ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْ رُدُّوْھَا جب تمہاری نسبت کوئی کلمہ نیک استعمال کیا جائے تو تم کو بھی چاہیئے کہ اس کے قائل کی نسبت اس سے بہتر کلمہ نیک یا کم سے کم وہی کلمہ استعمال کرو جیسا کہ السلام علیکم کے جواب میں وعلیکم السلام تو کیونکر ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ جو غیر محدود خزانوں والا ہے اور بہتر سے بہتر بدلہ دینے والا ہے اپنے بندوں سے اس طرح معاملہ نہ کرے وہ کرتا ہے اور ضرور کرتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب میرا بندہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر آتا ہوں پس اسی اصل کے ماتحت جب ایک بندہ اللہ تعالیٰ کی نسبت کہتا ہے کہ الٰہی آپ پاک ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک تو اسے اس کی اس عبادت کا بدلہ دیتا ہے دوسرے اس کی نسبت بھی پاکیزگی کا حکم صادر فرماتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کی نسبت فرمائے گا تو پاک ہو تو پھر اس کے گناہ کہاں باقی رہ سکتے ہیں اسی طرح جب بندہ اپنے رب کی تعریف کرتا ہے الٰہی آپ بڑی تعریفوں والے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو تعریفوں والا کر دیتا ہے۔

اور جب وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے بڑا بنا دیتا ہے پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور عظمت کے اقرار سے ایک تو عبادت کا ثواب ملتا ہے اور ایک اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت جوش میں آکر اس بندے کو پاک کر دیتی ہے۔ قابل تعریف بنا دیتی ہے بڑا بنا دیتی ہے۔"

(تحفۃ الملوک ۲۴ تا ۲۶)

(۴) اسلام نے ایک حکم یہ دیا ہے کہ جب تم گھروں یا مسجد میں داخل ہو تو دایاں پاؤں پہلے رکھو جب کھانا کھاؤ تو دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ غرضیکہ ہر اچھے کام میں دائیں پہلو کو ترجیح دو یہ بھی بظاہر معمولی حکم ہے لیکن باطن غیر معمولی۔ عرف عام میں ہمیشہ نیکی کو دائیں سے اور بدی کو بائیں سے تعبیر کیا جاتا ہے قرآن کریم میں اصحاب الیمین اور اصحاب الشمال وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اردو زبان میں دائیں ہاتھ کو سیدھا ہاتھ کہتے ہیں ایسا ہی انگریزی میں دائیں ہاتھ کو Right Hand کہتے ہیں۔ ان سے بھی پتہ چلتا ہے کہ دائیں کو نیکی کے ساتھ ایک فطری مناسبت ہے پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم کے ذریعہ ہماری ایک قسم کی ٹریننگ اور مشق کا انتظام کیا ہے کہ ہر کام میں نیکی کے پہلو کو مقدم

رکھیں اور ہماری توجہ ہمیشہ نیک کاموں کی طرف ہو اور اسی طرح عمومی معمولی کاموں میں جن میں ہم دائیں پہلو کو مقدم کرنے کی تکرار ہر لحظہ کرتے رہتے ہیں ہماری یہ عادت ثانیہ عظیم الشان کاموں کے انتخاب میں بھی نیکی کے پہلو کو مقدم کرنے میں ہماری ممد و معاون ہو اور یہ عادت ہماری گھٹی میں راسخ ہو گئی ہوگی جب ہم سے یہ کہا جائے گا کہ تم دین کو دنیا پر مقدم رکھو تو ہمیں یہ بات مشکل معلوم نہ ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حالیہ دورہ افریقہ کے موقعہ پر احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں اور بظاہر چھوٹی اہم نہیں نظر آتیں لیکن اپنے نتائج کے اعتبار سے ان کی اہمیت بہت زیادہ ہوتی ہے مثال کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ یا اسی قسم کے بعض دوسرے احکام ہیں بظاہر یہ معمولی احکام نظر آتے ہیں لیکن معاشرہ ایسی ہی چھوٹی چھوٹی باتوں سے ایک معین اور مخصوص شکل اختیار کرتا ہے اور انہی چھوٹی چھوٹی باتوں سے کردار کی خوبی انسان میں پیدا ہوتی ہے اور یہ چھوٹی چیزیں ایک بہت بڑے انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہیں"

(رپورٹ دورہ افریقہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بدر ۲۴ نومبر ۱۹۶۵ء) (باقی)

اخبارِ قادیان

مکرم غلام محمد صاحب مکرم محمد الزام صاحب آف ماریشس مورخہ ۱۹ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ مورخہ ۲۲ کو واپس چلے گئے ☆ مورخہ ۲۲ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر کو لڑکا عطا فرمایا ہے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے "لقمان احمد" نام تجویز فرمایا ہے نومولود کے خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے ☆ مورخہ ۲۱ کی درمیانی شب کو اللہ تعالیٰ نے مکرم مرزا محمد اقبال صاحب کو لڑکا عطا فرمایا ہے "حمید احمد" نام تجویز کیا گیا ہے احباب نومولود کے نیک اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔ ☆ عزیز منظور احمد صاحب پولیس برادر نسبتی مکرم عبدالاحد خان صاحب مرحوم گذشتہ کچھ عرصہ سے اعصابی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ جب زیادہ تکلیف ہو تو زبان میں لکنت آجاتی ہے اور جسم سُن ہو جاتا ہے۔ عزیز کی صحت یابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

اظہارِ تشکر و درخواستِ دعا

خاکسار کی لڑکی امۃ الرشید نرگس کی شادی مورخہ ۱۶ ... کو عزیزم مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد ... سے طے ہوئی ہے۔ عزیزم موصوف کشمیر میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو اپنے افضال و انعامات کا وارث اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے آمین۔

خاکسار نے اس موقعہ پر اخبار بدر میں ۱۰ روپیہ شکرانہ ... ایک روپیہ اور ... میں پانچ روپیہ ادا کئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

خاکسارہ امۃ الحفیظ ... اہلیہ مکرم ... احمد صاحب ...

منقولات

بین الاقوامی ادارہ برائے کفن حضرت مسیح علیہ السلام کا نظریہ!

بین الاقوامی ادارہ برائے کفن حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا یہ نظریہ ہے کہ جب آپ کو صلیب سے اُتارا گیا تو آپ زندہ تھے۔ اور آپ کا دِل حرکت کر رہا تھا

THE PRIMARY CONTROVERSY AMONG CATHOLICS CON--CERNING THE SHROUD IS THE THOORY BY SWISS-BASED INTERNATIONAL FOUNDATION FOR THE HOLY SHROUD THAT BLOODSTAINS ON THE CLOTH PROVED CHRIST WAS ALIVE WHEN TAKEN OFF THE CROSS. THE FOUNDATION SAID THE HEART MUST HAVE BEEN BEATING.

(*Saturday, November 24, 1973 – The Journal Herald, Dayton, Ohio*)

حضرت مسیح علیہ السلام کے کفن سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ آپ نے صلیب پر وفات نہیں پائی۔ البتہ کفن کے متعلق سوال پیدا ہوا کہ یہ اصلی ہے یا جعلی۔ یورپ کے سائنس دانوں نے کئی سال اس کے متعلق تحقیق کی اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ کفن جو ملک اٹلی کے شہر ٹیورن میں ہے۔ اسی سے حضرت مسیحؑ کے جسمِ مبارک کو ڈھانپا گیا تھا۔

ڈاکٹر پیئر باربت DR. PIERRE BARBET (مشہور فرانسیسی ڈاکٹر) نے اپنی مشہور کتاب "A DOCTOR AT CALVARY" میں تفصیل سے کفن مسیح کے متعلق بحث کی ہے۔ صِرف چار اقتباس اس کتاب کے پہلے باب سے میں پیش کرتا ہوں :-

1. THE AUTHENTICITY OF THE SHROUD, FROM THE POINT OF VIEW OF ANATOMY AND PHYSIOLOGY, IS A SCIENTIC FACT.

میڈیکل سائنس نے اس کفن کے اصلی ہونے پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی ہے۔

2. THE SURGEON UNDERSTOOD, WITHOUT ANY SHADE OF DOUBT, THAT IT WAS BLOOD BY WHICH THE LENIN WAS IMPREGNATED, AND THAT THIS BLOOD WAS THE BLOOD OF CHRIST.

سرجن نے (ڈاکٹر باربت سرجن ہیں) بغیر کسی شک و شبہ کے جان لیا کہ کفن پہ جو خون ہے وہ حضرت مسیحؑ کا ہی ہے۔

ڈاکٹر موصوف اس کفن کے متعلق ایک عقلی سوال بھی کرتے ہیں۔

3. AND THEN, IF THIS WAS NOT THE SHROUD OF CHRIST, WHY WAS IT SO FAITHFULLY ORESERVED?

اگر یہ کفن حضرت مسیحؑ کا نہیں ہے تو پھر کیوں اس کو اہتمام سے محفوظ رکھا جا رہا ہے؟

ڈاکٹر باربت اپنی اس کتاب کے پہلے باب کے آخری حصہ میں لکھتے ہیں :-

4. AND TO COMPLETE MY THOUGHT I WOULD ADD, IN COMPANY WITH OUR HOLY FATHER POPE PIUS XI: "THERE IS STILL MUCH MYSTERY SURROUNDING THIS SACRED OBJECT; BUT IT IS CERTAINLY SAC-RED AS PERHAPS NO OTHER THING IS SACRED, IT IS CERTAINLY NOT A HUMAN WORK. .."

میں اپنے بیان کو مکمل کرنے کے لئے اُنہیں الفاظ کا اضافہ کروں گا جو پوپ پائیس گیارہویں نے کہے تھے۔ وہ یہ کہ ابھی اس کفن کی پوری حقیقت نہیں کھلی لیکن یہ ایک متبرک چیز ہے بلکہ سب دوسری چیزوں سے زیادہ متبرک ہے اور انسانی ہاتھ (اِن نقوش کو کفن پر پیدا کرنے میں۔ جو کیمیاوی عمل سے پیدا ہو گئے۔ یہ یاد رہے کہ تقریباً ایک سو پونڈ دوائیاں اور مرہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاج کے لئے خریدی گئی تھیں۔) کو اس میں کوئی دخل نہیں۔

جب یہ کفن ۲۳ نومبر ۱۹۷۳ء کو اٹلی کے علاوہ سپین۔ پرتگال۔ فرانس اور بلجیم میں ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا تو اس وقت پوپ پال نے ٹیلی ویژن پر کہا کہ ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ ہم نے حضرت مسیحؑ کے امیج کو دیکھا ہے۔ پھر مزید کہا کہ جب آپ نے ۱۹۳۳ء میں کفن کے فوٹو کو دیکھا تھا تو آپ اُس سے بے حد متاثر ہوئے۔

"HOW GREAT IS OUR FORTUNE TO BE ABLE TO SEE THE IMAGE OF CHRIST." "I WILL NEVER FORGET THE IMPRESSION IT MADE ON ME WHEN, IN 1933 I SAW THE HOLY SHROUD AS PHOTOGRAPHY HAS REVEALED TO US." (*New York Times, November 24, 1973.*)

پوپ پال اگر اس کفن کو جعلی سمجھتے تو آپ یہ نہ کہتے کہ آپ کتنے خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اس کفن کا دیدار حاصل ہوا ہے۔

آخر میں ایک اقتباس کیتھولک انسائیکلوپیڈیا سے درج ذیل ہے :-

MOST MEDICO-LEGAL EXPERTS CONSIDER THE EVIDENCE MORE THAN SUFFICIENT TO IDENTIFY THE MAN OF THE SHROUD AS JESUS CHRIST.

(*The Catholic Encyclopedia for school and Hoom – Prepared under the auspices of His Eminence, Francis Cardinal Spellam, Arch-bishop of New York.*)

کفن کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل ہونے پر ماہر ڈاکٹروں اور قانون دانوں کی اکثریت نے یہ رائے قائم کر لی ہے کہ یہ کفن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہی ہے

② ظاہراً عیسائی ۔ حقیقتاً یہودی

ماخوذ از ٹائم میگزین۔ ۱۱ر اپریل ۱۹۷۷ء

پندرہویں صدی کے آخر میں شمالی پرتگال میں رہنے والے یہودیوں کو جبراً عیسائی بنا لیا گیا اور طرح طرح کی سختیاں اُن پر کی گئیں۔ بعض یہودی ایسے بھی تھے جنہوں نے خودکشی کر لی مگر عیسائی بننا پسند نہ کیا۔ ایک موقعہ پر چار ہزار یہودی گاجر مولی کی طرح کاٹ دیئے گئے اور یہودیوں کے دو سال سے دس سال تک کی عمر کے بچے ان کے والدین سے لے لئے گئے اور کیتھولک کے گھروں میں ان کو رکھ دیا گیا تاکہ وہ عیسائی گھروں میں پرورش پائیں۔ بعض یہودیوں کو اُن کی داڑھیوں سے گھسیٹ کر کیمپوں میں ڈال دیا گیا۔ بعض کو مجمع عام میں آگ میں ڈال کر جلا دیا گیا۔ جن یہودیوں نے عیسائیت کو قبول کر لیا اُن کو نیو کرسچینز 'NEW CHRISTIANS' کہا جانے لگا۔ یہ نیو کرسچینز جن کے آباؤ اجداد نے پانچ سو سال پہلے بادلِ نخواستہ عیسائیت کو قبول کیا تھا آج بھی دل سے یہودی ہیں۔ سبت کے روز کام نہیں کرتے۔ یہودیوں کے تہوار چھپ کر مناتے ہیں۔ گرجا میں جاتے ہیں لیکن صلیب کی پرستش نہیں کرتے۔ بیاہ شادی اور تجہیز و تکفین کی رسومات کیتھولک جیسی ہیں تاکہ راز افشا نہ ہو۔ سرکاری ریکارڈ میں ان کا مذہب کیتھولک ہے۔ لیکن حقیقتاً یہودی ہیں۔

(ترجمہ و مُرسلہ از مکرم سیّد عبدالعزیز صاحب نیو جرسی امریکہ)

درخواست دُعا :- مکرم عبدالرقیب صاحب آف سونگھڑہ عرصہ دراز سے صاحب فراش ہیں اور اب حالت نازک ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار : سیّد فضل منعم احمدی

اُذکُروا موتکم بالخیر

آہ! خواجہ عبد العزیز صاحب ڈار مرحوم

خواجہ عبد العزیز صاحب ڈار ۱۸ مئی ۱۹۷۷ء کو ربوہ پاکستان میں تقریباً ۸۱، ۸۲ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ خواجہ صاحب مرحوم حضرت حاجی محمد عمر صاحب رضؓ ڈار کے پوتے بیٹے تھے۔ حضرت حاجی صاحب کشمیر کے اوّلین صحابی تھے۔ اُن کے دو بیٹے۔ حضرت خواجہ عبد القادر صاحب ڈارؓ اور حضرت خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ڈارؓ دونوں نہ صرف یہ کہ جلیل القدر صحابی تھے بلکہ حضرت خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ڈارؓ حضرت مسیح موعودؑ کے الہام ؎

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

کے چشم دید گواہ تھے۔ گو خواجہ عبد العزیز صاحب ڈار صحابی نہ تھے۔ لیکن خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ڈارؓ اور خواجہ عبد العزیز صاحب ڈار احمدیت کے دو ایسے سپاہی تھے۔ جنہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی رہنمائی میں اپنے مادرِ وطن کشمیر کی بیش بہا خدمات سرانجام دیں گو دونوں بھائی الگ الگ ماؤں کے بیٹے تھے لیکن احمدیت اور تحریک حریت کشمیر کے دو سرگرم اور جانباز رکن تھے۔ خواجہ عبد العزیز صاحب ڈار ۱۹۴۷ء میں غریب الوطن ہو گئے اور ۳۰ سال کی غریب الوطنی کے بعد ربوہ میں فوت ہو گئے۔ حضور نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور موصی ہونے کی بدولت بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

بُلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

خواجہ صاحب اگرچہ مروجہ تعلیم کے لحاظ سے کوئی اعلیٰ تعلیم یافتہ نہ تھے۔ لیکن۔ قرآن۔ حدیث۔ اسلام اور احمدیت کے طالب علم کی حیثیت سے اُنہوں نے اپنی زندگی کو انتہائی جوشیلی طبیعت کے باوجود اِن اعلیٰ تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال دیا تھا۔ تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ اور احمدیت کے خلاف کسی بھی مفتن سے برا ہین۔ دلائل وغیرہ کی بدولت صف آرا ہو جاتے تھے۔ ۱۹۴۲-۴۳ء میں جماعت احمدیہ آسنور کے خلاف ایک زبردست فتنہ اُٹھا آپ نے اسے ختم کرنے میں بڑی کامیابی حاصل کی۔ اُس زمانے میں آپ نے آسنور کی جماعت کو خصوصاً اور کشمیر کی دیگر جماعتوں کو عموماً سرگرم عمل کر دیا۔ اور مرکز نے بھی اُن کی ہر رنگ سے امداد فرمائی۔ یہ اُن کی رہنمائی کا ہی اعجاز تھا کہ احمدیت کے خلاف جس شخص نے یہ فتنہ پھیلایا تھا۔ اُن کے بیٹے نے اپنے باپ کی کرتوتوں کی احمدیت کے سٹیج سے پرزور مذمت کی۔

خواجہ صاحب مرحوم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جدائی برداشت نہیں کی اور پاکستان ہجرت کر گئے۔ ۱۹۶۶ء میں آپ قادیان کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔ ذاتی طور پر ہماری اُن سے ملاقات ہوئی۔ قادیان آتے ہی وہ بیت الدعا اور مسجد مبارک سے لپٹ لپٹ کر روتے تھے اور سجدہ ریز ہوتے تھے۔ ۱۹۴۷ء میں جب خواجہ عبد العزیز صاحب ڈار مرحوم نے پاکستان ہجرت کی تو اِس ضمن میں بے شمار اُلجھنوں کی پاداش میں حضرت دادا جان خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ڈارؓ بے وقت موت فوت ہو گئے۔ اور جب خواجہ عبد العزیز صاحب ڈار ربوہ میں فوت ہوئے تو اُن کو اپنے بڑے بھائی خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ڈارؓ کے پہلو میں دفن نہ ہونے کا غم تھا۔ اللہ تعالیٰ اِن تمام غموں کا مداوا کرے۔ اور ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خواجہ صاحب کی دو بیٹیاں مع بچوں کے پاکستان میں ہیں۔ اور آخری گھڑی میں ان لوگوں نے اُن کی پوری پوری خدمت کی اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے آمین۔

خواجہ صاحب نے غریب الوطنی میں بھی آسنور کی جماعت کے بے شمار محتاجوں کو یاد رکھا۔ آپ حد درجہ وسیع القلب، صابر اور شاکر انسان تھے۔ آخری ایام میں اعصابی کمزوری کی وجہ سے صاحبِ فراش تھے۔ اور انہی عوارض سے جان بحق ہو گئے۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحبؓ سابق امیر جماعت احمدیہ قادیان کے ہم جماعتی بھی رہے تھے۔ لیکن بعض وجوہ کی بناء پر یہ سلسلہ تعلیم منقطع ہو گیا۔ لیکن تمام عمر دونوں بزرگوں نے قدم قدم پر دوستی نبھائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آپ خاکسار کی والدہ محترمہ کے چچا بھی تھے اور ماں کے رشتہ سے ماموں بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار۔ سعید احمد ڈار سابق صوبائی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کشمیر۔

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے!

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بدر اخبار کے ذریعہ بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں تاکہ آئندہ ماہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

خریداری نمبر	نام خریدار	خریداری نمبر	نام خریدار
۱۰۲۳	مکرم غفار خان صاحب	۱۵۶۸	مکرم محمد یوسف صاحب B.com.
۱۰۶۴	District Library Anantnag	۱۵۷۳	" سید نعیم احمد صاحب
۱۰۶۸	مکرم مولوی مہتاب خان صاحب	۱۵۷۵	" خواجہ عبد الواجد صاحب انصاری
۱۱۱۸	Headmaster Grove School Anantnag.	۱۵۸۳	" محمد احمد صاحب غوری
		۱۷۶۰	" بشارت احمد صاحب
۱۱۷۹	مکرم عبد الستار صاحب	۱۷۷۴	" میر امتیاز احمد صاحب
۱۱۹۸	" ولی محمد صاحب	۱۸۴۶	" الیس معین الحق صاحب
۱۲۱۸	Secy. District Central Library Karnool.	۱۸۵۶	" محبوب خان صاحب
		۱۸۵۷	" اخلاق حسین صاحب
۱۲۳۰	مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب	۱۸۵۸	" حافظ اسرائیل صاحب
۱۲۴۵	" ناصر احمد صاحب	۱۸۹۰	" مشتاق احمد خالد صاحب
۱۲۶۰	" سید شاہد احمد صاحب	۱۹۱۵	Incharge Naseemi Library Orissa.
۱۲۷۹	" سید محمد یونس احمد صاحب		
۱۲۹۳	" محمد فرید احمد صاحب	۱۹۲۱	مکرم ناصر احمد صاحب نور
۱۳۱۰	Secy. Muslim Library Bangalore.	۱۹۰۴	" عبد الرحمٰن صاحب امریکہ
		۱۹۵۵	" فخر الدین صاحب
۱۳۱۴	مکرم محمد صدیق صاحب بنگلور	۱۹۵۶	" عبد الحمید صاحب شریف
۱۳۳۵	محترمہ اعظم النساء صاحبہ	۱۹۷۹	" منور احمد صاحب ناقمر
۱۳۵۰	مکرم حاجی محمد محسن صاحب	۲۰۶۹	" نذیر احمد صاحب
۱۳۸۵	" محمد عبد اللہ صاحب B.Sc. L.L.B.	۲۱۳۱	Chaman Shah. Sb.
۱۴۱۰	" سید محمد امام صاحب	۲۲۰۲	مکرم محمد سلیمان صاحب
۱۴۳۱	" ایچ اے قریشی صاحب	۲۳۲۸	" ایس۔جی۔اے۔ربانی صاحب
۱۴۷۵	" محمد غنی صاحب	۲۳۵۸	" عبد الستار صاحب
۱۵۰۱	" سمیع الرحمٰن صاحب قدوسی	۲۴۶۷	" کے۔کے جی صاحب
۱۵۰۳	" سید ممتاز حسین صاحب	۲۵۰۹	" سلطان احمد صاحب
۱۵۱۶	" محمد نعیم صاحب پردیسی	۲۵۴۹	" ناصر احمد صاحب باقی
۱۵۱۵	" عبد اللطیف صاحب کینیڈا	۲۶۲۲	T.K. Sulaiman. Sb.
۱۵۴۲	" سردار موہن سنگھ صاحب	۲۶۲۸	مکرم عبد المطلب خان صاحب

جلسہ ہائے یومِ خلافت

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے جلسہ ہائے یومِ خلافت کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ مگر بوجہ عدم گنجائش انکی اشاعت سے معذرت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو پہلے سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ایڈیٹر بدر۔

جماعت احمدیہ یاری پورہ۔ سورو۔ ہبلی۔ داناگور (کرناٹک)۔ لجنہ اماء اللہ سونگڑہ حلقہ عسک۔ لجنہ اماء اللہ سکندر آباد۔ لجنہ اماء اللہ شیموگہ۔ لجنہ اماء اللہ بنگلور۔

درخواستِ دُعا:۔ مکرم حمید احمد صاحب آف لندن کا دوسری بار دل کا آپریشن ہوا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپریشن کامیاب ہوا ہے۔ تمام احباب سے درخواستِ دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ اُن کو جلد صحت یاب کرے اور مشکلات دور ہوں۔ موصوف نے ایک بکرا صدقہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین
خاکسار۔ عطاء الٰہی خان قادیان۔

جن جماعتوں میں قائدین کے انتخاب نہیں ہوئے وہ جلد انتخاب کروا کر غرضِ منظوری مرکز ارسال فرمائیں!

مہتمم تجنید
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مبلغین و معلمین کرام کی خاص توجہ کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دورِ خلافت میں دینی تحریکات کا ایک زندہ سلسلہ جاری ہے جس میں تربیتی، تعلیمی، اخلاقی و اقتصادی ہر پہلو کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ تبلیغ و اشاعتِ اسلام کیلئے قربانیوں کا ایک بنیادی دور شروع ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اے احمدی بچو! اے مردو! اور اے عورتو! یہ وہ انعام ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں دینا چاہتا ہے۔ تم اس کے لئے مالی اور جانی قربانی کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرو کہ تم ہی اعلیٰ انجام کے حقدار قرار دیئے جاؤ۔ میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنالے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو انہیں مل رہا ہے۔"

اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مبلغین کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا ہے کہ:-

"میں مبلغین کو توجہ دلاتا ہوں کہ تم جماعتوں کو منظم کرو۔ ان جماعتوں کے چندوں کو بڑھانے کی کوشش کرو۔ یہاں تک کہ سال کے بعد جب جماعتوں کا بجٹ آئے تو ہم اسے دیکھ کر یہ کہہ سکیں کہ ان جماعتوں کے چندوں میں اتنی زیادتی ہو گئی ہے کہ ہم نیا معلم آسانی سے رکھ سکتے ہیں۔"

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں جملہ مبلغین و معلمین کرام سے وقفِ جدید کے چندوں کی وصولی کے سلسلہ میں مقامی سیکرٹریانِ مال سے تعاون کی درخواست ہے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

زکوٰۃ

ایک دفعہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو عورتیں آئیں جن کے ہاتھ میں سونے کے دو کڑے تھے۔ تو حضورؐ نے ان سے دریافت کیا کہ کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تم پسند کرتی ہو کہ تم کو قیامت کے دن سونے کی بجائے آگ کے کڑے پہنائے جائیں۔ جس پر ان دونوں عورتوں نے فوراً زکوٰۃ ادا کر دی۔ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۔۔)

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

انتخاب جماعت احمدیہ شیموگہ میسور سٹیٹ مئی ۷۷ء تا اپریل ۱۹۸۰ء

(نوٹ):- مکرم سید مدار صاحب صدر جماعت احمدیہ شیموگہ کے وفات پا جانے کی وجہ سے بعض عہدیداران کی تبدیلی عمل میں آئی ہے۔ لہٰذا گذشتہ انتخاب جس کی منظوری بدر مجریہ ۹ جون ۷۷ء میں شائع ہو چکی ہے اس کو منسوخ سمجھا جائے۔ نئے انتخاب کی بہ تفصیل ذیل منظوری دی جا رہی ہے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

صدر جماعت	مکرم ایس ایم جعفر صادق صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ	مکرم ایس۔ کے۔ اختر حسین صاحب۔
سیکرٹری مال	مکرم شیخ محمود صاحب۔
سیکرٹری تعلیم و تربیت	مکرم سید امتیاز احمد صاحب۔
سیکرٹری امور عامہ	مکرم میر عطاء الرحمٰن صاحب۔
سیکرٹری ضیافت	مکرم سید منیر احمد صاحب۔

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت احمدیہ قادیان

جماعت احمدیہ قادیان کے مندرجہ ذیل عہدیداران کے انتخاب کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی مئی ۱۹۷۷ء تا اپریل ۱۹۸۰ء (ہجرت ۱۳۵۶ ہش تا شہادت ۱۳۵۹ ہش) نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے۔ اور اپنے فضلوں و رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جنرل سیکرٹری: مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل۔
سیکرٹری امور عامہ: مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ و تربیت: مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت۔
سیکرٹری وقفِ جدید: مکرم بشارت احمد صاحب حیدر۔
سیکرٹری مال: مکرم افتخار احمد صاحب اشرف۔
سیکرٹری تعلیم: مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔
سیکرٹری تحریک جدید: مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی۔
صدر موصیان: مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری
آڈیٹر: مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد۔

Variety CHAPPAL · PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686 P.P.

ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
چپل پروڈکٹس کانپور
لیدر، رسول اور رہر شیٹ کے سینڈل
مکھنیا بازار ۴۲/۲۹
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. Colony, MADRAS - 600004.
PHONE:- 76360.

نایاب فوٹو گراف، انگوٹھیاں
طلب کیجئے

ویمبلے کانفرنس لندن ۱۹۲۴ء کے موقع پر حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ مع خدام کا تاریخی فوٹو بہترین آرٹ پیپر ۲۰" x ۳۰" پر محدود تعداد میں تیار کروایا ہے۔ قیمت فی کاپی -/۳ روپے صرف

(۲) ۱۹۳۹ء سلور جوبلی خلافتِ ثانیہ کے موقع پر خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو موسوم بہ شجرۂ طیبہ شائع ہوا تھا۔ جو اب نایاب تھا اسے بھی ہم نے ۲۰" x ۳۰" کے سائز پر طبع کروایا ہے۔ قیمت فی کاپی -/۵ روپے صرف۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور دعائیہ قطعات (طغرے) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضورؑ کے تینوں خلفاء کرام کے فوٹوز بھی علیحدہ علیحدہ ایک ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے مل سکتے ہیں۔

اسی طرح "الیس اللہ بکاف عبدہ" والی سٹیل کی انگوٹھیاں بھی بحساب ۴ روپے فی انگوٹھی ہم سے مل سکتی ہیں۔

★ نصف رقم پیشگی بھجوا کر اپنے آرڈر بک کروالیں۔
ایسا نہ ہو کہ پھر انتظار کرنا پڑے ——!!

ملنے کا پتہ
قریشی عبدالقادر اعوان۔ اعوان بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور پنجاب
(INDIA) PIN: 143516.

۹ صوبائی اسمبلیوں کے الیکشن

قادیان سیٹ سے اکالی اُمیدوار کی نمایاں کامیابی

قادیان ۲۰ جون ۔ مرکزی سرکار کے فیصلہ پر گزشتہ ہفتہ ملک کی ۹ صوبائی اسمبلیوں کے الیکشن عمل میں آئے ۔ پنجاب اسمبلی کا بھی الیکشن ہوا ۔ ملک بھر میں جو جنتا لہر چلی اس کا غیر معمولی اثر حالیہ صوبائی اسمبلیوں کے الیکشن پر بھی نمایاں طور پر پڑا ہے ۔ عام ووٹران نے جنتا پارٹی کے امیدواروں کو زیادہ دلچسپی اور اتساہ سے ووٹ ڈالے اور کامیاب کیا ۔ یہی وجہ ہے کہ بمقابلہ دیگر سیاسی پارٹیوں بشمول کانگریس کے جنتا پارٹی اور اس کے ساتھ شامل پارٹیوں کے نمائندے بہت زیادہ تعداد میں کامیاب ہوئے ۔ کئی ریاستوں میں جنتا پارٹی کے ساتھ دیگر بعض پارٹیوں نے اتحاد کیا تھا ۔ چنانچہ پنجاب میں بھی جنتا پارٹی، اکالی دل کا باہم اتحاد ہو چکا تھا ۔

ایک خاص بات یہ بھی سامنے آئی کہ نئی جنتا لہر کے نتیجہ میں ایسے ایسے پُرانے سیاستدان محض اس وجہ سے کامیاب نہیں ہو سکے کہ وہ کسی دوسری سیاسی پارٹی کے ٹکٹ پر الیکشن لڑ رہے تھے ۔ حالانکہ اس سے قبل ان کو اسمبلیوں میں ایک عرصہ تک عوام کے نمائندہ کے طور پر کام کرنے کا موقعہ ملا ۔ خود قادیان کے حلقہ انتخاب میں جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ جو گزشتہ تین الیکشنوں میں پے در پے کامیاب ہوتے رہے ۔ لیکن اب کی بار ایک تو انہوں نے قادیان کا حلقہ انتخاب چھوڑ کر حلقہ کاہنواں سے الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا ۔ دُوسرے موصوف کانگریس ٹکٹ پر کھڑے ہوئے تھے ۔ لیکن اس جنتا لہر کے طوفان کا وہ مقابلہ نہیں کر سکے ۔ اکالی نمائندہ ہی اس حلقہ میں کامیاب ہوئے ۔

حلقہ قادیان سے اس بار کانگریس ٹکٹ پر تریپت راجندر سنگھ صاحب باجوہ صدر میونسپل کمیٹی قادیان اور اکالی پارٹی کی طرف سے سردار مہندر سنگھ صاحب رندھاوا سرپنچ دالیہ کھڑے ہوئے ۔ جماعت کے مقامی فیصلہ کے مطابق مقامی احباب جماعت نے اکالی امیدوار کو ووٹ دیئے ۔ اور خدا کے فضل سے وہ اپنے کانگریسی حریف کے مقابلہ میں 9567 ووٹوں کی برتری سے کامیاب ہوئے ۔

قادیان سے باہر کی جماعتوں کی طرف سے آمدہ اطلاعات سے بھی علم ہوا کہ وہاں کے احباب جماعت نے بھی جنتا پارٹی یا اس کی اتحادی پارٹیوں کے امیدواروں کو ووٹ دیئے اور کامیاب کرایا ۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ کامیاب ہونے والوں کو بہتر طور پر ملک اور قوم کی خدمت بجا لانے اور اسمبلیوں میں ووٹران کی نمائندگی کرنے کی توفیق دے ۔ (نامہ نگار)

ضرورت ہے

شہر حیدر آباد میں واقع احمدیہ جوبلی ہال کی نگرانی، صفائی اور مؤذن کے فرائض انجام دینے کے لئے ایک صحت مند احمدی خادم کی ضرورت ہے ۔ (جو زیادہ جماعتی معلومات رکھتے ہوں اُنہیں ترجیح دی جائے گی ۔)

جو اصحاب اس خدمت کے لئے درخواست دینا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں بتوسط اپنے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کریں ۔

اس خدمت کیلئے ماہانہ تنخواہ جملہ -/۱۲۵ روپے دی جائے گی ۔ اور مفت رہائش کی سہولت بھی دی جائے گی ۔ خط و کتابت کا پتہ درج ذیل ہے :-

امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد

احمدیہ جوبلی ہال ۔ افضل گنج ۔ حیدر آباد (پن: ۵۰۰۰۱۲)

درخواست دُعا

مکرم ڈاکٹر سید طارق صاحب ابن مکرم سید غلام مصطفٰے صاحب کٹک (اڑیسہ) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت بطور ڈاکٹر خدمات سرانجام دینے گھانا (مغربی افریقہ) کیلئے مورخہ ۲۶ جون کو بمبئی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو رہے ہیں ۔ موصوف کے سفر میں صحت و سلامتی نیز احسن رنگ میں خدمات سلسلہ بجا لانے کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے ۔ (ایڈیٹر بدر)

بقیہ صفحہ اوّل

پیش کردہ تحفہ کی قبولیت کی اطلاع

منجانب ہر میجسٹی ملکہ برطانیہ

محترم امام رفیق صاحب کی طرف سے جو تحفہ ہر میجسٹی ملکہ برطانیہ کو پیش کیا گیا، موصوفہ نے اسے خوشی سے قبول فرمایا جس کی اطلاع موصوفہ کے پرائیویٹ سیکرٹری نے جس چٹھی کے ساتھ امام صاحب کو دی، اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے :-

قصر بکنگھم
۱۲ مئی ۱۹۷۷ء

ڈیر مسٹر رفیق !

مجھے جناب ملکہ معظمہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ آپ کے ۲۹ اپریل کے مکتوب اور موصوفہ کی خدمت میں سلور جوبلی کی تقریب پر قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کا نسخہ ارسال کرنے کے لئے آپ کا شکریہ ادا کروں ۔

ہر میجسٹی نے اس تحفہ کو قبول فرمایا ہے ۔ اور مجھ سے خواہش فرمائی ہے کہ موصوفہ کی طرف سے آپ کا اور ممبران جماعت احمدیہ کے وفادارانہ اور محبانہ پیغام بھجوانے پر قدردانی اور شکریہ کا اظہار کروں ۔

ہر میجسٹی نے بہت دلچسپی سے اس بات کو نوٹ فرمایا ہے کہ آپ کی جماعت کے بانی حضرت احمد (علیہ السلام) نے ملکہ وکٹوریہ کی خدمت میں موصوفہ کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب پر قرآن مجید کا ایک نسخہ ہدیۃً بھجوایا تھا ۔

آپ کا اخلاص مند
پرائیویٹ سیکرٹری

بخدمت مسٹر بی ۔ اے ۔ رفیق امام مسجد لندن ۔

تقرر امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم مکرم سید نور عالم صاحب ایم ۔ اے کو آئندہ تین سال (مئی ۱۹۷۷ء تا اپریل ۱۹۸۰ء) ہجرت ۱۳۵۶ ہش تا شہادت ۱۳۵۹ ہش کے لئے امیر جماعت احمدیہ کلکتہ مقرر کئے جانے کی منظوری عطا فرمائی ہے ۔ اللہ تعالیٰ یہ تقرر مکرم سید صاحب موصوف کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے ۔ اور ان کو اپنی جماعت کی بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے ۔ آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

ضرورت رشتہ

ایم ۔ اے ۔ ایل ایل بی (پریکٹس کر رہی) احمدی لڑکی پنجابی نژاد خاندان ۔ جن کی موجودہ رہائش کشمیر سرینگر ہے ۔ کے لئے موزوں تعلیم یافتہ رشتے کی ضرورت ہے ۔ بھارت یا بھارت سے باہر خواہشمند احباب نظارت اُمور عامہ سے رجوع کریں

ناظر اُمور عامہ قادیان

درخواست دُعا

میرے خاوند مکرم جی ایم عبد الرشید صاحب بی ۔ کام کا امتحان دے رہے ہیں ۔ ان کے امتحان میں اعلیٰ نمبروں کے ساتھ کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے ۔

خاکسارہ: مسعودہ رشید
سُندربن ۔ (بنگلہ دیش)